

صوبائی اسمبلی خبر پختو نخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چینبر پشاور میں بروز سو مواد مورخہ 23 ستمبر 2024ء، بطلبان 18 ربیع الاول 1446ھ بھری بعد از دوسریں، بکرا اٹھاؤں منٹ پر منعقد ہوا۔
محترمہ ڈپٹی سپیکر، شریایی بی مسند صدارت پر مت肯 ہوئیں۔

تلادت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَبِ وَمُهَمِّمًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَشْبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۝ لِكُلِّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شَرِيعَةً وَمِنْهَا جَاءَ ۝ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ لَيَتَلَوُّ كُمْ فِي مَا أَتَكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۝ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيَبَيِّنُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَحْتَلِفُونَ۔

(ترجمہ): پھرے محمد! ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب بھیجی جو حق لے کر آئی ہے اور اکتاب میں سے جو کچھ اس کے آگے موجود ہے اس کی تصدیق کرنے والی اور اس کی محافظہ و گنجبان ہے لہذا تم خدا کے نازل کردہ قانون کے مطابق لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو اور جو حق تمہارے پاس آیا ہے اس سے منه موڑ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کرو ہم نے تم میں سے ہر ایک کیلئے ایک شریعت اور ایک راہ عمل مقرر کی اگرچہ تمہارا خدا چاہتا تو تم سب کو ایک امت بھی بناسکتا تھا لیکن اس نے یہ اس لئے کیا کہ جو کچھ اس نے تم لوگوں کو دیا ہے اس میں تمہاری آزادی کرے لہذا بھلائیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو آخر کار تم سب کو خدا کی طرف پلٹ کر جانا ہے، پھر وہ تمہیں اصل حقیقت بتادے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہے ہو۔ وَآخِرُ الدَّعْوَانَا أَنَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

ارکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ آئم نمبر 2: ان معزز اکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: ملک طارق اعوان صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے؛ جناب ریاض خان صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے؛ جناب فضل خان ترکی صاحب، منڑ آج کیلئے؛ جناب مر تقی خان صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے؛ جناب عبید الرحمن صاحب، ایم پی اے، دو دن کیلئے؛ جناب رجب علی خان عباسی صاحب، ایم پی اے آج کیلئے؛ جناب عاقب اللہ صاحب، منڑ آج کیلئے؛ جناب اشfaq احمد صاحب، ایم پی اے آج کیلئے؛ جناب اکبر ایوب صاحب، ایم پی اے آج کیلئے؛ محترمہ نیلوفر بابر صاحب، ایم پی اے آج کیلئے؛ جناب جلال خان صاحب، ایم پی اے آج کیلئے؛ جناب منیر حسین صاحب، ایم پی اے آج کیلئے؛ جناب لاٽ محمد خان صاحب، ایم پی اے آج کیلئے؛ جناب محمد نثار صاحب، ایم پی اے آج کیلئے؛ جناب ظاہر خان صاحب، ایم پی اے آج کیلئے؛ جناب ارشد ایوب صاحب، منڑ آج کیلئے؛ جناب لیاقت علی خان صاحب، ایم پی اے آج کیلئے؛ جناب تخت الملک ناصر صاحب، ایم پی اے آج کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Ms. Deputy Speaker: The leave is granted. Janab Abdul Salam Sahib.

جناب محمد عبدالسلام: محترمہ سپیکر صاحب، ہمارے ایک معزز کن اسمبلی نزیر عباسی صاحب کی والدہ صاحبہ فوت ہو چکی ہیں، ان کیلئے فاتحہ خوانی اور دعا کیلئے درخواست کی جاتی ہے۔

جناب احمد علی (معاون خصوصی ہاؤسنگ): شکریہ جناب سپیکر صاحب، جس طرح عباسی صاحب کی والدہ وفات پاچکی ہیں، اس طرح سوات میں کل ہمارا ایک نوجوان شہید ہوا تھا پولیس ڈیپارٹمنٹ کا اور اس کے ساتھ ہمارے پار اچنار میں بھی ایک آئی ایس ایف کا بندہ جس کو Target killing کے ذریعے شہید کیا گیا تھا، ان سب کیلئے دعاۓ مغفرت مانگتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر مر حومین کے ایصال ثواب کیلئے دعا کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب نزیر عباسی صاحب کی والدہ فوت ہو چکی ہیں، ان کے ایصال ثواب کیلئے دعا کریں گے۔ جناب امجد صاحب۔

++++++
جناب احمد علی (معاون خصوصی ہاؤسنگ): بسب کیلئے اکٹھی کی گئی، ہو گئی۔

ملک میں موجودہ سیاسی صور تحال پر بحث (جاری)

Madam Deputy Speaker: Thank you. Item No. 4. We will start discussion.
Mr. Abdul Ghani Sahib.

جناب عبدالغنی: شکریہ ڈپٹی سپیکر صاحب، 14 ستمبر اتوار کی رات آئینی امنڈمنٹ کے ذریعے یہ ملک ایک بہت بڑے ساتھ سے نج گیا، یہ جو کرنے جا رہے تھے، یہ 1971ء کے ساتھ سے کم نہیں تھا، ایک سپریم کورٹ کو توڑ کر دوسپریم کورٹ بنانے کی کوشش کرنے والے وہی ہیں جنہوں نے نظام پر اپنا تسلط برقرار رکھنے کیلئے ایک ملک کو توڑ کر دو ملک

بنائے تھے۔ ڊپتی سپیکر صاحبہ، په 1901ء کینپی په قبائلی سیمہ کینپی ایف سی آر نافذ شوئے وو، په هغه ایف سی آر کینپی به پولتیکل ایجنت چې کوم دے بادشاہ وو، په هغې کینپی به د وکیل، د دلیل او د اپیل حق به چې کوم دے قبائلو سره نه وو، قبائلی باشندہ به د خپل مظلومیت د ثابتولو د پاره به هغه سره دلیل نه وو، د دلیل موقع به ئې نه ورکوله، د وکیل موقع به ئې نه ورکوله او د اپیل موقع به ئې نه ورکوله۔ کله به چې د پولتیکل ایجنت خلاف چا تقریر او کرو نو غیر معینه مدت له به چې کوم دے په جیل کینپی بند کړو، هغه سره به دا حق نه وو، هغه له به هائی کورت او سپریم کورت ته رسائی هم نه وه چې هغه تلے وسے او د خپل مظلومیت د ثابتولو د پاره ئې په هائی کورت او په سپریم کورت کینپی چې کوم دے پیشنه دائز کړے وسے۔ دغه سلسله نن د تحریک انصاف سره روانه ده، په تحریک انصاف باندی ایف سی آر لاکو کړے دے، کناہ یو کوی سزا بل له ورکوی، جرم یو کوی نیسی بل، ملک یو تباہ کوی نیسی بل، زه دا وايم چې آیا که په تحریک انصاف باندی ایف سی آر لاکو کړئ، واحد چې کوم دے یو اداره پاتې وه عدلیه، په هغې ملک باندی ایف سی آر لاکو کړئ، واحد چې کوم دے یو اداره پاتې وه عدلیه، په هغې کینپی دوئ آئینی ترمیم له پاره ئې ډرافت کینپی خه دی، په ډرافت کینپی خه شے لیکل شوئے دے؟ بیا میدیا پته نه وه چې ډرافت کینپی خه دی، په ډرافت کینپی خه دی؟ نو هغه ورته په جواب کینپی اووئیل، ترې پوبنتنه کوله چې آیا په ډرافت کینپی خه دی؟ نو هغه ورته په جواب کینپی اووئیل، فیدرل منستر لاء، چې ماله ډرافت ملاو شو، اوس به ئې پېهاو م- ډیره د شرم خبره ده، چې یو عدلیه پاتې وه په هغې باندی هم دوئ د قبضې کوشش کوي۔ دا ملک دا زمونږ دے، دا ادارې هم زمونږ دی، د دغې ملک د پاره قربانۍ هم زمونږ دی خو زه دا وايم چې تر کومه پوري انصاف نه وي، تر کومه پوري د ظالم سری لاس نه وي نیولی شوی، نو تر هغه پوري دا ملک ترقی نشي کولے، ملک به ترقی هله کوی چې په دې ملک کینپی Rule of Law وي، چې په دې ملک کینپی جمهوریت وي، دا ملک تا قبضه کړے دے، د چا پري قبضه ده؟ ڊپتی سپیکر صاحبہ، زما د خبرې مقصد دا وو چې هغه بله ورخ په 21 ستمبر په لاہور کینپی چې کومه جلسه او شوہ، مونږ له ڊپتی کمشنر این او سی راکړې وه خود هغې با وجود په پندره پوائنټونو باندی روډ بلاک وو، کتیترې ئې لکولې وي، د خیبر پختونخوا چې خومړه قافلې وي، سره د لیدر شپ، سره د سی ایم یو هم جلسې له نه دے رسیدلے۔ ماله نن هغه حقوق حاصل نه دي چې کوم حقوق په جمهوری ملک کینپی عوام له حاصل وي، نو ډیر د افسوس مقام دے۔ او دا خبره ثابتنه شوه چې د پاکستان عوام دا د عمران خان سره ولاړ دي، که هغه د ګلکت بلتسن دی، که هغه د کشمیر دی، که هغه د کراچئی دی او که هغه د پنجاب دی، الحمد لله د پاکستان عوامو دا ثابتنه کړه چې مونږ يه د خپل قائدسره په هر صورت باندی ولاړ یو او په هر سخته کینپی

بے ورسہ ولا پیو۔ (تالیاں) کله چپی جلسی لہ مونبز نزدی شو، د خیبر پختونخوا د وزیر اعلیٰ علی امین گندھاپور په قیادت کبنپی چپی خومرہ قافلی تلبی وی، هغه یوہ ہم او نہ رسیدلہ او خائپی په خائپی رکاوٹ وو۔ د دغہ قافلی قیادت د خیبر پختونخوا وزیر اعلیٰ کولو، هغه بہ پخپلہ د گاڈی نہ را کوزیدو، روڈ بہ ئی ہم کھلا لو، چپی په یو خائپی کبنپی بہ ئی روڈ کھلاڑ کرو، پہ بل خائپی کبنپی بہ بند وو، چپی پہ بل خائپی کبنپی بہ کھلاڑ کرو نو پہ بل خائپی کبنپی بہ بند وو۔ دا جبر، دا ظلم، دا بربرت چپی تر کومہ پوری جاری وی په دی ملک کبنپی، پاکستان ترقی نہ شی کولیے، پاکستان بہ ترقی ہلہ کوی چپی کله په دی ملک کبنپی د انصاف بول بالا وی، په دی ملک کبنپی Rule of Law وی، په دی ملک کبنپی امن وی نو ہلہ بہ دا ملک ترقی کوی۔ ڈیرہ مهربانی، ڈیرہ مننہ۔

(تالیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب امجد خان صاحب، منسٹر ہاؤسنگ۔

جناب امجد علی (معاون خصوصی ہاؤسنگ): بِسْمِ اللّٰہِ الْأَحَمَدِ حَمَدَنِ الْرَّحِیْمِ۔ شکریہ میدم سپیکر صاحبہ۔ میدم سپیکر صاحبہ، میں بات کروں گا، کل جو افسوسناک اور ناخوشگوار واقعہ مالم جبہ روڈ پہ پیش آیا تھا جس میں ہمارے پانچ پولیس کے نوجوان زخمی ہوئے تھے اور ایک نوجوان جو میرے گاؤں سے اس کا تعلق تھا، اس حملے میں اس کو شہید کیا گیا تھا۔ دعاۓ معقرت تو ہم نے سب کیلئے پڑھ لیں میدم سپیکر صاحبہ، میں جو بات کروں گا، اس میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جو سوات کے چوبیں لاکھ عوام اس کے جوابات کے منتظر ہیں۔ سب سے پہلے بارہ ممالک کے سفارتکار سوات آتے ہیں، سوات کے جتنے بھی لوکل میدیا والے ہیں، کسی کو کانوں کا ان خبر نہیں ہوتی، میرے خیال میں انتظامیہ میں ڈپٹی کمشنر کے علاوہ کسی کو خبر نہیں تھی، پولیس کے ڈپٹی پی او صاحب کو اس کی خبر تھی، ان کے علاوہ کسی کو بھی خبر نہیں تھی کہ سوات مالم جبہ میں بارہ ممالک کے سفارتکار آئے ہیں وہاں پہ وزٹ کرنے کیلئے، میدم سپیکر صاحبہ، جہاں آباد ایک جگہ ہے جہاں پہ (IED Improvised Explosive Device) پھٹتی ہے اور پولیس وین اس کا Target بتتا ہے، تو اس میں ہمارے یہ نوجوان جو میں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ پولیس میں جتنے بھی Low rank کے لوگ ہیں، وہ لوگ قتل ہو رہے ہیں، شادا تین ان کی ہو رہی ہیں لیکن میدم سپیکر صاحبہ، میں توجہ چاہتا ہوں اور یہ بہت اہم بات ہے لیکن جب یہ Blast ہوتا ہے تو جو لوکل میدیا ہے اور پاکستان کا جو میدیا ہے، وہ صرف یہ کہتا ہے کہ پولیس وین پہ حملہ ہوا ہے اور اس میں اتنے لوگ زخمی ہو چکے ہیں لیکن اس دوران پاکستان میں کسی میدیا پاپ یہ خبر Break News ہوتی اور نہ سوات میں کسی کو پتہ ہوتا ہے، یہ ایک امریکہ کی نیوز ایجنسی Breaking news چلتی ہے کہ سوات میں بارہ ممالک کے سفارتکار گئے تھے اور ان پہ حملہ ہوا ہے، ان کے قافلے پہ میدم سپیکر صاحبہ، یہ ہمارے لئے بہت Embarrassment کی بات ہے کہ سوات میں حملہ ہوتا ہے اور بارہ ممالک کے سفارتکاروں کے قافلے پہ ہوتا ہے اور اس کی جو نیوز ہے، وہ امریکہ کی ایک نیوز ایجنسی ہے، اس کو وہ

Break کرتی ہے یعنی پاکستانی میڈیا اس کو چھپاتا ہے۔ میدم سپیکر صاحب، یہ ایک معمولی واقعہ نہیں ہے کیونکہ جتنے بھی سفارتکاری میڈیا آتے ہیں، یہ ہمارے مہمان ہوتے ہیں لیکن اتنی بڑی خبر کا کسی کوپتہ نہیں چلتا، پھر اس کے بعد پاکستانی میڈیا جو آج کل آپ کوپتہ ہے خاموش تماشائی بنایا ٹھہاڑا ہے، وہ بھر Breaking news چلاتا ہے کہ اتنا بڑا سانحہ ہوا، شکر ہے کہ اس میں سفارتکاروں کو کوئی جانی و مالی نقصان نہیں اٹھانا پڑا لیکن یہ جو ہمارا ایک کا نسیبیل شہید ہوتا ہے، اس کے پانچ جھوٹے جھوٹے بچ ہیں اور وہ یچار امطلب ہے کہ آج آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا اور یہ میرے ساتھ تین سال گن میں بھی رہ چکا تھا، تو اس کا کون پوچھے گا، میدم سپیکر صاحب، اس کا کون پوچھے گا؟ یہ جو ہم بار بار کہتے ہیں اور یہ اسمبلی میں جو سیشن ہو رہا ہے کہ اداروں کی مداخلت نہیں ہوئی چاہیئے، یہ جو Continuous session چل رہا ہے، یہ اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ ہم بار بار کہتے ہیں کہ صوبائی حکومت کوپتہ نہیں ہے، سفارتکاری کے سے یہ لے کر جاتے ہیں اور جب اتنا بڑا سانحہ ہوتا ہے تو پھر باہر کی دنیا سے انٹر نیشنل میڈیا پر وہ Break ہوتا ہے، تو یہ Embarrassment کس کیلئے ہے؟ یہ اسٹیبلشمنٹ کیلئے ہے، یہ وفاقی حکومت کیلئے ہے، یہ شرم کا مقام ہے ان کیلئے کہ یہ لوگوں کو لے کر آتے ہیں، پتہ نہیں ان کے پاس این او سی تھایا نہیں تھا، Security clearance تھی یا نہیں تھی؟ کیونکہ صوبائی حکومت سے این او سی لینا چاہیئے تھا، پھر ان کو سیکیورٹی فراہم کرنا صوبائی حکومت کا کام تھا لیکن میدم سپیکر صاحب، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں اپنی سیکیورٹی فور سز سے اور خفیہ ایجنسیوں سے کہ جب سوات کے چوبیں لاکھ عوام کو ان سفارتکاروں کی آمد کا پتہ نہیں ہوتا، اطلاع نہیں ہوتی، سوات کے جتنے بھی ادارے ہیں، ان کو پتہ نہیں ہے، صرف پاکستان کی خفیہ ایجنسیوں کو اس کا پتہ ہے اور پولیس ڈیپارٹمنٹ کے صرف ڈی پی اور کوپتہ ہے، تو مجھے یہ کوئی بتا سکتا ہے یا جو سوات کے لوگ آج یہ سوال پوچھ رہے ہیں کہ جن لوگوں نے بم رکھوایا تھا اور جنموں نے Blast کیا، ان کو کیسے پتہ چلا؟ یہ ایک Question mark ہے اسٹیبلشمنٹ پر بھی اور وفاقی حکومت پر بھی کہ کس طرح ان کوپتہ چلا کہ وہ اس ظاہر آئیں گے؟ اور جس ظاہر آئے تو میرے خیال میں جو پولیس وین تھا اور جو سفارتکاروں کی گاڑیاں تھیں، ان میں پچیس سے تیس فٹ کا فاصلہ تھا، تو اتنی Exact معلومات ان کے پاس کیسے آئیں؟ تو یہ ایک Question mark ہے۔ دوسرا میدم سپیکر صاحب، جس طرح ہمارا ایک سوات کا سپوت جو سابقہ وفاقی منسٹر رہ چکا ہے، مراد سعید صاحب اس کا نام ہے، بار بار وہ کہہ رہے تھے کہ سوات کے امن کو خطرہ ہے اور اشارہ اسٹیبلشمنٹ کی طرف تھا اور وہ کہہ رہے تھے کہ سوات کی ٹورازم، سوات کے جنگلات کو تباہ کرنے کیلئے اور سوات میں جو Mineral ہے، اس کی تباہ کرنے کیلئے اور اس کو ہڑپ کرنے کیلئے یہ ایک ڈرامہ رچایا گیا ہے۔ میدم سپیکر صاحب، وہ مراد سعید سب کوپتہ ہے کہ آج روپوش ہے، کس وجہ سے؟ کہ اس کو ڈائریکٹ اسٹیبلشمنٹ سے دھمکیاں ملتی ہیں، سب کوپتہ ہے، یہ نہیں بولتے میں بولوں گا، ان کے والد کو دھمکیاں ملتی ہیں، ان کے خاندان والوں کو دھمکیاں ملتی ہیں، ان کے بھائی کو دھمکیاں ملتی ہیں اور میں آج علی الاعلان کہتا ہوں اور جس طرح میں نے پہلی سبقج میں کہا تھا کہ حلقہ گفتگو ہوں مراد سعید کے بھائی اور والد کو یہ اسٹیبلشمنٹ کی دفعہ لے کر گئی ہے اور یہ مراد سعید کا جو بھائی ہے کلیم سعید، جو سیاست نہیں کرتا، سیاسی بندہ نہیں ہے، اگر اس کے جسم کو آپ دیکھ لیں تو اس کے

جسم پر گرم لو ہے کی سلاخوں کی چھاپ ابھی بھی پڑی ہے کہ آپ کا بھائی کماں ہے؟ تو یہ کتنی شرم کی بات ہے کہ ایک نوجوان جونوجوانوں کا model Role ہے، پورے پاکستان میں ہے، سب کوپتہ ہے، یہ جتنی بھی اپوزیشن ہے، جتنے بھی یہ ہماری ٹریبڑی نجخ کے لوگ ہیں کہ اس نے ایک بچ بات کی تھی کہ سوات کے امن کو کسی سے خطرہ نہیں ہے، صرف ان سے خطرہ ہے اور آج اس کی بات حرف بہ حرف سچ ثابت ہو رہی ہے اور وہ بیچارہ روپو شی پر اس لئے مجبور ہے کہ اس کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں کہ اگر یہ کماں بھی نظر آئے تو اس کو مارڈا لو، کیوں مارڈا لو؟ کیا اس ملک میں عدالتی نظام نہیں ہے کہ وہ عدالت میں پیش ہو کر اپنی بے گناہی کو ثابت کرے؟ لیکن اسٹیبلشمنٹ نے حکم دیا ہے کہ اس کو بھائی دیکھا جائے، اس کو مارڈا لو، تو مجھے بتاؤ کونسے مذب معاشرے میں، کونسے ملک میں اس طرح ہوتا ہے کہ آپ بغیر عدالت میں جا کر کسی کو اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے بغیر آپ اس کی Target killing کریں، کماں پر لکھا ہوا ہے؟ کماں پر کسی مذب معاشرے میں اس طرح ہو رہا ہے؟ میدم سپیکر صاحبہ، سوات کے امن کو خطرہ ہے اور وہ اس لئے ہے کہ سوات کی ٹورازم کوتباہ کرنا ہے اور وہ اس لئے ہے کہ سوات کے جنگلات کو پنجاب لے کر جانا ہے اور اس لئے کہ سوات کے جو Minerals ہیں اس پر ان لوگوں کی نظر ہے، تو اس لئے وہ سوات کے امن کوتباہ کر رہا ہے، باقاعدہ پلانگ کے طور پر اور یہ جو ڈرامہ مل ہوا ہے، یہ جتنے بھی ٹور سٹس ہیں جو Foreign سے آتے ہیں، جو لوکل ملک کے ٹور سٹس ہیں، ان کو ایک پیغام دینا تھا کہ آئندہ آپ نے سوات نہیں جانا، آپ نے سوات ٹورازم کیلئے نہیں جانا، آپ نے سوات کو نہیں دیکھنا۔ میدم سپیکر صاحبہ، مجھے بتائیں کہ اگر سوات میں ٹورازم Promote نہیں ہوتا اور ختم ہو جاتا ہے، رک جاتا ہے، تو سوات کے لوگوں کا معاشری طور پر Ninety percent گزارہ اس ٹورازم پر ہے، تو وہ بیچارے کیا کریں گے؟ میدم سپیکر صاحبہ، یہ ایک بہت بڑا سائز ہے اور اس پر ہمیں سوچنا چاہیے کہ اگر وہاں پر اس طرح Bomb blasts ہوتے ہیں اور میں نے پہلے بھی اس کی دلیل کے ساتھ ایک بات کی ہے کہ صرف پولیس ڈیپارٹمنٹ میں ڈی پی او کوپتہ تھا، آپ جا کر وہاں کے جو جر نلٹس ہیں، ان سے پوچھیں کہ آپ کوپتہ تھا کہ سوات میں بارہ ممالک کے سفارتکار آرہے ہیں یا آئے ہیں اور خفیہ ایجنسیوں کوپتہ تھا، تو میں پھر یہ سوال پوچھوں گا کہ جن لوگوں نے بم رکھوا یا تھا، ان لوگوں کو کیسے پتہ چلا؟ جب اتنی خفیہ معلومات تھیں۔ میدم سپیکر صاحبہ، یہ کھلوڑ ہو رہا ہے۔ عبدالغفرنی صاحب نے جلسے کی بات کی، وہ تو سب کوپتہ ہے کہ کس طرح رکاوٹیں یا نہیں تھیں؟ اس پر ہمارے بھائی بات کریں گے۔ پرسوں ہماری ایک ایمپی اے ٹوبیہ شاہد صاحبہ نے کچھ باتیں کی تھیں، میدم سپیکر صاحبہ، اس نے خان صاحب کے نکاح کے بارے میں بات کی تھی، اس نے کچھ آوزاروں کے بارے میں بات کی تھی، اس نے انکا پل پارنے کرنے کی بات کی تھی، تو بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے اور اس نے Admit کیا تھا اس سمبلی کے Floor پر، جب وہ سیچ کر رہی تھی تو میں نے ان کو کہا کہ یہ باتیں آپ کس کے کہنے پر کر رہی ہو؟ تو انہوں نے باقاعدہ نام لیا کہ میں اسٹیبلشمنٹ کے کہنے پر یہ بات کی تھی، تو اس طرح تھا یا نہیں تھا؟ (مفترمہ ٹوبیہ شاہد، رکن اس سمبلی سے) اور یہ ریکارڈ پر موجود ہے، ویڈیو آپ کے پاس محفوظ ہے، نکالیں، تو یہ خود مان رہی ہیں کہ جو یہ سیشن ہو رہا ہے کہ اداروں کی مداخلت ہے، سیاست میں بھی ہے اور ہر ادارے میں ہے، تو خود

* بحث جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

مُحَمَّد ڈپٹی سپلائِر: اچھا، ارباب محمد عثمان صاحب۔
بہت شکر یہ ادا کرننا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھے ثانِ مُمْدیا۔

ارباب محمد عثمان خان: شکریہ میدم ڈپٹی سپلائر، بہت خوشی ہو رہی ہے یہاں پہ کہ ہمارے معزز ارکین ٹریفروی بخپر کی طرف سے ہم دو ہفتوں سے، کم از کم دس دنوں سے دیکھ رہے ہیں کہ جو آئین کا تقاضا ہے اور خاص کر جو ہماری بطور قوم ضرورت ہے تو ہم اس پر لیمان میں اس بات کو لارہے ہیں جو حقیقی معنوں میں 73ء کے آئین اور جو ہماری ایک Basic responsibility نیشنل پارٹی، آج سے زیادہ دور نہیں جاتا ہوں تیس سال دیکھ لیں، بیس سال دیکھ لیں، ہم سب ایک ہی لوگ ہیں، ایک ہی علاقے سے اور ایک ہی صوبے سے ہمارا تعلق ہے لیکن آج اگر ہم ادراوں کی بات کر رہے ہیں تو افسوس کے ساتھ اس میں ہمارا بھی دار و مدار ہے اور جب بات ہم پر بنتی ہے تو ہم یہ بات اٹھاتے ہیں، آپ ابھی کی بات کر رہے ہیں، اس دن آپ نے ریزویوشن ٹیبل کی ہے، ریزویوشن میں کیا لکھا گیا تھا؟ ایک تو انتائی مشکور ہوں سپلائر صاحب کا کہ انہوں نے مانا ہے کہ یہ چاہیئے تھا کہ ہمارے پاس جو Rules of Business ہے، ڈسکس کیا جاتا ہے، ہمیں پیش کیا جاتا ہے، خیر میں شکر گزار ہوں اپنے ٹریفروی بخپر کے ممبر ان کا بھی، کہ انہوں نے یہ مانا ہے کہ اس کا Process مختلف ہونا چاہیئے تھا لیکن آپ نے ریزویوشن دیکھیں، تو اس میں آپ نے پچھلے دو سالوں سے صرف مذمت کی کہ یہ مظالم ہم پر ہو رہے ہیں، اس کی آپ نے کی ہے، پچھلے دس سال کماں گئے، بیس سال کماں گئے؟ ڈاکٹر صاحب سوات کی بات کرتے ہیں، سوات تو آپ کوپڑہ نہیں ہے کہ بیس سال پہلے کیا ہو رہا تھا؟ آپ اس اٹر نیشنل میڈیا کی بات کریں کہ اس تائماً لوگ کہہ رہے تھے کہ لوگ پہنچ گئے اسلام آباد اور ہمارے ایمنی ہتھیاروں کو نظرہ تھا، اس کے ساتھ آپ حقیقت مانتے ہیں یا جاننا چاہتے ہیں تو میرے اوپر خود میرے گھر کے سامنے تین دھماکے ہوئے، کب ہوئے؟ 2013 میں ہوئے، آپ ابھی اس کی بات کریں تو 2011 میں شجاع پاشانے جو Support میں دی تھی، وہ آپ نے کیوں لی ہے؟ میں تو اس پر انتائی شکر گزار ہوں ٹریفروی بخپر کا، کہ ہم مل کر اس پر کام کرنا چاہتے ہیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں پھر ہمیں دیوار کے ساتھ لگا دیا ہے۔ ہمارے ہماں پر شداء کی ایک پوری لائن لگ گئی ہے، آپ نے کہا ہے، ٹھیک ہے ہمیں حکومت مل گئی، اس کا Fall out! ابھی تک ہم برداشت کر رہے ہیں۔ ضیاء الحق نے جو، میں ایک آپ کو چھوٹی مثال دیتا ہوں، ہم پارلیمنٹریں کا کام ہے Legislation, policy making، آپ کو اتنے بڑے منڈیٹس ملے ہوئے ہیں کہ تاریخ میں تسلسل میں تیسری دفعہ آپ کو وہ بھی دو تھائی نہیں، تین چوتھائی نہیں، گورنمنٹ آپ کو مل رہی ہے لیکن افسوس کے ساتھ اس کا اعتراف مت کریں لیکن جو بھی Ninety percent ایک ذمہ دار ایمپی اے ہو گا، وہ یہ مانے گا کہ آپ کی آٹھ میسیوں کی کارکردگی کماں ہے؟ سامنے رکھیں Let's call a spade a spade اتنا شروع سوچ ہونا چاہیئے ہم میں کہ اگر میری پارٹی میں کوتا ہی ہے تو آپ دیکھ لیں کہ میں نے سب سے پہلے پارٹی والوں کو کماں ہے کہ یہ آپ کی کمزوری ہے، آپ بھی ان چیزوں کی نشاندہی کریں، میں ابھی پختو نخوا میں بیٹھا ہوں، سوات کی بات ہو رہی ہے، میں نے پہلے میئن Merged districts کی بات ہو رہی ہے،

میں یہ بات کی تھی کہ جو وسائل ہمارے پاس ہیں، ہم وہ لوگ ہیں کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم پاکستان کو بطور پختو نخوا مضبوط بنانا چاہتے ہیں، آپ اس میں کام کیوں نہیں کرتے؟ ایک چھوٹی مثال OGDCL کی ہے کہ آپ CEOs کو 20 اور 25 لاکھ روپے تحوہ دے رہے ہیں، کچھ بھی Performance نہیں ہے، آپ پنجاب دیکھ لیں، میں نے تو عمران بزدار کو نہیں لگایا تھا، اس کا اثر آپ کے اوپر پڑا ہے، ابھی آپ دیکھ لیں کہ یہاں پر آپ کی Ninety percent گورنمنٹ ہے، وہاں پر ان کی Simple majority ہے، آپ اگر Public representatives ہیں تو اس کا موازنہ آپ خود کر سکیں گے۔ آپ عمران خان کی رہائی کی بات کر رہے ہیں، اگر میری Tweet گیا تو میں نے Live video کی تھی کہ یہ آپ نے بہت غلط کام کیا ہے اور اس سے پوری قوم کو نقصان پہنچ گا، ہم تو آپ کے ساتھ پارٹی میں بھی نہیں ہیں لیکن کم از کم خدا جو بات صحیح ہوتی ہے، اسی وقت اتنا اثر و رسوخ اور روزن ہونا چاہیئے کہ اس کو آپ صحیح کیسی یا غلط ہو تو غلط اسے کہیں۔ عجیب بات ہے، میں ایک یا چھوڑ پیار ٹمنٹ دیکھتا ہوں، مجھے چاہیئے کہ آپ بتا سکیں کہ ہم جانتے ہیں فیڈرل پر یہ چیزیں کہ ہماری Electricity ہمیں نہیں مل رہی ہے، گیس نہیں مل رہی ہے، آپ کے پاس Devolution amendment میں Eighteenth amendment سے جو اختیارات آئے ہیں، آیا آپ اس کے جوابدہ ہیں؟ آپ مجھے یہ بتاسکتے ہیں کہ ہماری گندم کی کتنی پیداوار رہی ہے؟ جو آنا بھی پڑا تھا وہ کیوں خراب ہو گیا یا جو ہماری ضرورتیں آیاں نے والے سال میں وہ پوری ہوں گی کہ نہیں ہوں گی؟ اور میں وثوق سے آپ کو یہ بات کہتا ہوں کہ اگر آپ اس پر پلانگ کریں، طریقے سے کریں، ٹائم پر کریں تو آپ کو آئٹے کا مسئلہ نہیں آئے گا اور غریبوں کو سستا آٹا بھی ملے گا۔ تو ایک ایجنڈا بنائیں، ہم خود ان کو راستے دے رہے ہیں۔ 2018 میں باتیں ہوتی ہیں، آوازیں اٹھ جاتی ہیں کہ فارم پینٹالیس، سینٹالیس، آیا 2018 سے پہلے کسی کو پتہ ٹھاکہ فارم پینٹالیس، سینٹالیس کس کو کہتے ہیں؟ آیا جو آپ بات کرتے ہیں، 2019 میں عمران خان نے خود یہ کہتا کہ ہم جو ہماری Devolution of power، بہت ثابت آپ نے اس پر بات کی تھی کہ ہم یہ سارے اختیارات جو ہیں وہ لوکل بادیز کے نمائندوں کو دیں گے، ابھی تک آپ نے وہ راضی کیوں نہیں کئے؟ اس سے نقصان آیا، ہم سب کو نہیں ہو رہا ہے؟ تو آپ کی Audience ہے پختو نخوا میں، آپ کی بنیاد یہاں پر ہے، آپ کے زور پنجاب پر ہوتا ہے، نو زہ صرف اپنی زبان میں اتنا کہنا چاہوں گا چی رائحتی کله پوری بہ مونب سرہ دا لو بی کیبری؟ ولی خلق مونب پوری خاندی؟ دنیا خو پریبودی، ڈاکٹر صاحب ڈیرہ زبردستہ خبرہ او کرہ چی دلتہ Transparency ولی نشته؟ هغہ پہ دی نشته چی مونب پخپلہ کمزوری یو، مونب پخپلہ کبنی یو بل سرہ پریوتو یو۔ قربانیانو خبرہ کوئی، د دھما کو خبرہ، تاسو اوس دادا رو خبرہ کوئی، تاسو لا رشئی اوس ہم بیلٹ پیپر ز مونب پہ عدالت کبنی پراتا دی کہ د فارم پینٹالیس او سینٹالیس خبرہ کوئی نورائی شروعات چی کوم شی باندی تاسو تھے فیڈرل گورنمنٹ ملاو شوئے وو خو هغہ شے بہ پریبود کہ

تاسو حقيقی معنو کبپی د عوامونمائندگی کول غوارپئ او که نہ هسپی لوپی کوؤ، خبرپی
 کوؤ نو دا خو هغه پارلیمان دے چې اته میاشتو کبپی، اپریل کبپی دوہ میاشتو پس د
 الیکشن تاسو بجت پاس کریے وو، تراوسه پورپی خوک ممبر يا وزیر صاحب دا راته
 وئیلے شی چې هغپی کبپی خومره چې ستاسو کوم ایم پی اسے گان دی، ورتہ خپل فنڈ ملاو
 شو يا کومو محکمو کبپی تاسو ته خپل پیش رفت اوشو؟ نو بیابه تاسو کال پس په
 دیکبپی ناستیئی او بیا به وایئی چې یرہ بجت Lapse شو يا مونبہ گوتپی به نیسو خپل
 فیدرل گورنمنٹ ته، نو هغوي مونبہ گوري لگیا دی، تارتھ میں پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ یہ پاکستان
 ہے، آئین پریکٹیکل باتیں کریں، افسوس کے ساتھ میں ہمیشہ Merged districts کی بات کرتا ہوں کہ وہ
 ہمارے لئے بلکہ پاکستان کیلئے ایک بہت بڑا انشا ہیں لیکن سوات میں ہمارے پاس جو وسائل ہیں اور Specially
 organic produce and tourism ہے کہ آپ یہاں پہ بیٹھے ہیں، یہاں سے ذرا باہر نکلیں، حقیقت کو سامنے دیکھیں کہ آپ کی عزت کیا رہتی ہے، آپ
 کو مسلمان ملک صحیح نہیں سمجھ رہے۔ جھوٹی سی مثال، محمد بن سلمان آتا ہے ہمیں یہاں Deferred payment
 اس لئے کہ ہم اپنی آپ کی Respect نہیں کرتے، ہمیں یہاں پہ Loan دیتے ہیں، انڈیا میں سرمایہ کاری کرتے
 ہیں اور ہم وہ لوگ ہیں جو سب سے زیادہ Rest اور تفریح کرنے والے لوگ ہم ہیں، ہم باتیں یہاں پہ کر رہے ہیں،
 اکیسوں صدی میں بیٹھے ہیں، بنگلہ دیش کو دیکھیں ہم سے علیحدہ ہوئے ہیں، کالے پاکستانی کہتے تھے، تین سویں صد
 وہ ہم سے بہتر ہیں، ٹکا جو ہے، جو ہم لکے کے لوگ کہتے تھے تو ہم تو تیار ہیں، عوامی نیشنل پارٹی نے
 صوبے کیلئے آواز اٹھائی ہے، اب بھی بہت خوش آئندہ بات ہے کہ آپ یہ جان کر کہ یہ چیزاں بھی کہہ رہے ہیں اور خدار ایہ
 نہ ہو کہ اپنے مفاد کیلئے پھر الٹا ہو جائیں اور اس میں سب سے زیادہ جب یہ سسٹم لگے گا، اپنی جگہ پہ ایک Path
 پہ ہو گی، یہاں تو ابھی تک جمہوریت ہی صحیح معنوں میں نہیں آئی ہے، الیکشن ہو جاتے ہیں
 موازنہ کرتے ہیں انڈیا کے ساتھ (EVM) Electronic Voting Machine ہیں ہے، جس کی جو مرضی
 ہو، جس کو دے دیں، اگر ہمارے حق میں آگیا تو خوش ہیں، ہمارے خلاف چلے گئے تو جیتنیں ماریں، ابھی تک تو ہمیں
 وہ بھی نہیں ملا ہے، تو عوامی نیشنل پارٹی، میری طرف سے اور اپوزیشن کی طرف سے بلکہ کسی بھی سطح پر ثبت کام
 کرنے کیلئے کریڈٹ بھی آپ کو ملے گا، حکومت بھی آپ کی ہے۔ بلکہ کامنڈے دیکھیں، میں آپ کو گارنٹی کے ساتھ
 کہتا ہوں، اگر آپ بیٹھنے کیلئے تیار ہیں تو ایک سال کے اندر اندر آپ کے پاس Provision ہے، On the
 Floor of the House میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ نہ لوڈ شیڈنگ ہوگی اور بلکہ بھی آپ کو سستی ملے گی۔ آئین
 آپ ہمارے ساتھ بیٹھیں، گیس کے ذخائر ہمارے پاس Southern districts میں سب سے زیادہ ہیں، پہچاں
 کروڑ بیرل تیل آپ کے پاس Southern districts میں دریافت ہو چکا ہے، اس پر OGDCL اور
 KPGDCL بھی تک حاوی ہیں، یہ چیزیں ہمیں چاہئیں، آپ Local bodies کو اپنے اختیارات دیں، ہمیں

چھوڑیں کہ ہم اپنی Policy making اور یجبلیشن کر سکیں جو آپ کا Proletariat constituencies میں، ان کی یہ ضرورت ہے، پلان بنائیں، آج کل جو ERP (Enterprise Resource Planning) system ہے، اس کے مطابق آپ کو پتہ چلے گا کہ اس ایک سال کا پلان ہے، میں میں آپ پیچھے ہیں یا آگے ہیں، اس کے ساتھ جو چینجز کرنا پڑتی ہیں، کریں لیکن آپ اپنے آپ کو دھوکہ دینا بند کریں گے اور چاہیئے کہ پختو نخا میں Safe city کمال ہے؟ اسلام آباد ہے کہہ ڈاکٹر صاحب؟ لاہور ہے، دھماکے یہاں ہوتے ہیں اور فخر سے کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ قربانیاں پاکستان کیلئے پہنچوں اور د پہنچوں بچی ورکرپی دی او بیا د تولونہ زیارات زور ہم منور نہ او باسی، ابھی تک As a government آپ نے کیوں نہیں یہ ڈیمانڈ کیا کہ یہاں پر پشاور سوات یہ Safe cities ہوں اور سب سے زیادہ فائدہ اس میں اداروں کو ہوگا، سب سے زیادہ جوان کی Inclination ہے، ان کو ہوگی، ہم ان کے ساتھ بھی مل کر بھی چلنے کیلئے تیار ہیں لیکن آئین کے مطابق جس کا جو کردار ہے وہ اس میں رہے گا، آئین سے آپ نکلتے رہے ہیں تو ابھی 2024 میں ہم بیٹھے ہیں اور وہی ہماری صورتحال ہے کہ ابھی سعودی عرب ہو گیا، امارات ہو گیا، وہ اپنے ملکی مفاد کیلئے جاتے ہیں اور انڈیا کے ساتھ معاهدے کرتے ہیں اور ہمیں یہاں پر دیتے ہیں صرف Loan، تو میں اور ہماری عوامی نیشنل پارٹی اور ساتھ میں ہمارے جو معزز اکیں ہیں، وہ پیٹی آئی، پیپلز پارٹی، جو بھی پارٹی ہے، سیاست اپنی جگہ پر ہو گی لیکن جب ہمارے صوبے کا اور اسی سانس میں میں آپ کو کافی وثوق سے یہ بات کر سکتا ہوں کہ ہر قسم کے وسائل ہمارے پاس ہیں لیکن Never to compromise on our peace اور یہ پیغام ہمیں پہنچاتا چاہیئے ہر ایک Corner پر، اور اگر آپ کی اجازت ہو اور آپ میرے ساتھ اس میں متفق ہیں تو ہم ایک کمیٹی اس Institute کے ساتھ بھی بنالیں، پارلیمان بھی ہو گا، تمام Stakeholders بھی ہوں گے اور جماں بھی ہماری ضرورت ہو گی، ہم آگے ہوں گے، جیسے ڈی آئی خان کا، یہ بنوں کا جو واقعہ ہوا تھا اور جب آئے گا، تو میں آپ کو مثال دیتا ہوں ترکی کی، ملائیشیا کی دے دوں گا، ٹورازم کی آپ بات کرتے ہیں، Organic produce کی بات کرتے ہیں، تو وہاں پر جو ہے، تو ہم ایک Covid Just from tourism alone 2020-23 ہے، تو بعد ترکی نے ایک سال میں Fifty four billion dollars کا ان کو ٹورازم میں فائدہ ملا ہے اس میں، آپ بجٹ دیکھیں کہ پاکستان کا کتنا ہے؟ Fifty billion dollars، peanut ہے، تو مریانی کریں ہم Constructive criticism کریں گے لیکن اس میں ہم United ہیں اور میں یہ چاہوں گا کہ تمام Stakeholders کے Win win formula پر آپ کو بھی فائدہ ہو گا اور عوام کو بھی فائدہ ہو گا اور یہ مت بھیں کہ، بہت ایک ثابت بات ہے اور انتہائی تشویشاک بات یہ کہ ابھی جو پچھلے میں میں Fire wall ایک بنائی جا رہی ہے، Fire wall کو نکلے ہم انٹرنیٹ کو کنٹرول کرنا چاہرہ ہے ہیں، اس لئے کہ ہماری ایک خوف زدہ پالیسی ہے، لوگوں کو ڈر اکر، لوگوں کو Harass کر کے، میں اس Floor of the House سے

مطالبه کرتا ہوں کہ یہ سسم آپ چھوڑیں کہ Guilty till proven innocent پہلے سے ہی آپ کو Guilty till proven innocent ہے، اگر میں نے کچھ کام کئے ہیں، تو Trial کریں، Convict نہیں ہے تو ویسے آپ جیل میں نہیں رکھ سکتے، جیسے ہم مطالبه کریں کہ آپ عمر ان خان کو ہاکریں، اسی کے ساتھ یہ جو آپ سو شل میڈیا کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، تو صرف پچھلے مینے میں جوانوں نے کیا ہے اور پاکستان جیسے Three hundred million dollars Struggling ملک میں نقسان ہوا ہے، وہ کون برداشت کرے گا؟ اور پھر میں سب سے بڑا جو ہمارے پاس یہاں پر اتنا ہے، جو آپ کے سپورٹر ہیں، وہ امریکہ کے پاس بھی نہیں ہیں لیکن ہم ان کو Deprive کر رہے ہیں، تو ہم آپ کے ساتھ ہیں، صحیح Stand پر ہیں، تمام Stakeholders کو آئین کے مطابق چلنا ہو گا اور ایک ایجنسی پر ہم Compromise نہیں کریں گے کہ ہمیں Ubiquitous blanket pieces اس میں چاہیے اور اس کیلئے میں ہاؤس کو Recommend کرتا ہوں کہ آپ کمیٹی بنائیں جس میں ادارے کے نمائندے بھی ہمارے ساتھ ہوں گے اور علاقے کے یہ جو ذمہ دار لوگ ہیں، وہ بھی ہوں گے کہ دوبارہ ہم آئین ایک سال بعد اور اس پر باقی نہ کر رہے ہوں اور ایک پلان کے مطابق آپ نے بجٹ پاس کیا، دیکھیں، آپ کا بجٹ ابھی کہاں ہے؟ نو (9) سال ہو گئے ہیں اور ایک Good governance کہ گورنمنٹ بھی Really shameful thing، the governance دیکھتے ہیں تو آپ کا بجٹ Lapsed ہوتا رہے گا۔ ایک طرف آپ کہتے ہیں پیسے نہیں ہیں، دوسری طرف بجٹ Lapse ہو رہا ہے، تو آپ صحیح اس کی Management کریں، آپ کو ہی فائدہ ہو گا۔ بہت شکریہ سپیکر صاحب۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب علی ہادی صاحب۔

(عصر کی اذان)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: علی ہادی صاحب۔

جناب علی ہادی: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْشَّيْطَنِ الْرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ رَبِّ الْشَّرْخِ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَأَخْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي۔ يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ میدم سپیکر، بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے۔ میدم، کرم کے حالات جو ہیں بدتر ہوتے جا رہے ہیں دن بہ دن، میں کہوں گا بدقسمیت سے بد ہوتے جا رہے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے میرے کرم میں دوسو سے زائد زخمی اور پچاس سے زائد شید ہوئے تھے، وہ دکھ ابھی کم نہیں ہوا تھا کہ ہم پر ایک اور جنگ مسلط کر دی گئی، بد قسمتی یہ ہے کہ دو فریقین کے مابین مسئلہ ہوتا ہے اور وہ جنگ پورے کرم میں مسلط ہو جاتی ہے اور کوئی پرسان حال ہے، ہی نہیں، یہ کہی طاقت ہے اور یہ کوئی طاقت ہے کہ دو فریقین کے مابین جنگ ہوتی ہے اور پورے کرم میں وہ جنگ مسلط کر دی جاتی ہے اور اس میں بولنے والا کوئی بندہ ہے ہی نہیں، اور جہاں تک حکومت کی بات ہے تو حکومت جرگوں پر جرگے، لیکن ان جرگوں کا کوئی حل ہی نہیں نکلتا، وہ عوام کی

آنکھوں میں دھول جھونکنے والی بات ہے کہ صبح کے دس بجے ہم جرگے کیلئے آ جاتے ہیں، چھ بجے کے بعد کہا جاتا ہے کہ آپ کل آ جائیں پھر جرگہ ہو گا، حکومت کو ایک ثابت اور ثالثی کردار ادا کرنا چاہیے، کرم کے امن و امان کو برقرار رکھنے کے لئے لیکن بد قسمتی سے وہ بھی یہ نہیں کر رہے اور یہ پورا Burden آ جاتا ہے، ہم Politicians پر کہ وہ اپنا کردار ثابت طریقے سے ادا نہیں کر رہے، جرگوں پر جرگے اس کے بعد احتجاج بھی جو ہے ناں ایک اور غم آگیا ہے، جو بھی بندہ احتجاج کرتا ہے، وہ اپنے ذاتی مفاد کیلئے کرتا ہے، اپنی سیاست چوکانے کے لئے کرتا ہے۔ شکر الحمد للہ نہ ہم سیاست چوکانے کیلئے آئے ہیں، نہ ہم ذاتی مفاد کیلئے آئے ہیں، ہم عوام کے حقوق کی پاسداری کریں گے، چاہے کوئی خوش ہوتا ہے، چاہے کوئی ناراض ہو جاتا ہے، اس Aim پر ہم باہ پر آئے ہوئے ہیں اور یہ بات بالکل بجا ہے کہ ہم سو شل میڈیا پر ہر چیز Highlight نہیں کرتے لیکن مجھے لگ رہا ہے کہ آج کے بعد ہمیں بھی سو شل میڈیا پر ہر چیز Highlight کرنی چاہیے، بے شک عملی میدان میں کام ہو یا نہ ہو، سو شل میڈیا پر جو لوگ خوش ہو جاتے ہیں۔

میڈم، یہ ایک چیز میں بہاں پر Link کرنا چاہوں گا کہ اس جنگ کی سب سے بڑی وجہ Land dispute کے بعد بے روزگاری ہے، آٹھ فروری سے لے کر آج کے دن تک میں نے اپنے حلقوے میں کوئی ایک اینٹ بھی نہیں لگائی، عوام مجھ سے پوچھتے ہیں، منتخب نمائندے سے پوچھتے ہیں کہ بھئی آپ نے کیا کیا ہے ابھی تک؟ میرے پاس کوئی جواب ہے نہیں، کچھ ملا، یہ نہیں ہے کہ میں لگاؤں، میں روزگار فراہم کروں عوام کیلئے، میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ کرم کے عوام جتنی مظلومیت کا شکار ہیں جس پر سو شل میڈیا بھی خاموش، نیوز والے بھی خاموش، بھی خاموش، آخر سیاستدان کریں تو گیا کریں؟ ہم نے ہڈی پسلی اپنی ایک کرداری ہے لیکن کوئی حل نہیں نکلتا۔ اس کے علاوہ ہمارے بہاں پر ایک جناب نے اپنی سیاست چوکانے کیلئے اور اس کے علاوہ واہ واہ حاصل کرنے کیلئے، ہمارے حلقوے کے جتنے بھی لوگ ہیں، ان پر دہشت گرد کا لیبل لگادیا، افسوس کی بات ہے، جماں تک ہم نے سٹڈی کی ہوئی ہے، جماں تک ہم نے Research کیا ہوا ہے، جماں تک ہم نے Elders سے سنائے، جماں تک ہم نے اپنے مشران سے سنایا ہے، میں ان کی تعلیم میں اور علم میں اضافہ کرنا چاہوں گا کہ دہشت گرد اگر کسی کے ذہن میں یہ ہو، تو یہ بات اپنے ذہن سے نکال دیں کہ دہشت گرد صرف اہل تشیعیوں کو Target کرتا ہے اور یہ بات بھی اپنے ذہن سے نکال دیں کہ دہشت گرد صرف اہل سنت کو Target کرتا ہے، دہشت گرد کے اپنے ذاتی مقاصد ہوتے ہیں، وہ یہ نہیں دیکھتا کہ میرے سامنے کون کھڑا ہوا ہے؟ وہ اپنے ذاتی مقاصد کو Satisfy کرتا ہے، ہم کیوں اتفاق کے ساتھ کام نہیں کرتے؟ اور بد قسمتی یہ ہے کہ ہم سب کو اپنے حلقوے تک محدود ہو کر رہنا چاہیے، ایک تو ہم حلقوے تک محدود ہو کر نہیں رہتے، اوپر سے لوگوں کی واہ واہ بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں، اگر اتنا ہی شوق ہے دوسروں کے حلقوں میں گھسنے کا، تو امن کی بات کریں، بھائی چارے کی بات کریں، ترقی کی بات کریں، خوشحالی کی بات کریں، ڈیولپمنٹ کی بات کریں، آپ اٹھ کر دوسرے حلقوے والوں کو دہشت گرد قرار دے رہے ہیں۔ یقین مانیں شہید عرفانی نے ایک بات کی تھی، اگر کسی کو شکست دینا ہے تو اپنے کردار سے شکست دینا ہے، یہ میرا اظرف ہے کہ میں جواب نہیں دے رہا ہوں جو اپنے بھی جانتا ہوں اور لا جواب کرنا بھی جانتا ہوں، میں صرف یہ کوں گا کہ آنکھ مل کر ابھی

بھی میں تیار ہوں اپنے علاقے کیلئے، اپنے علاقے میں امن و امان برقرار رکھنے کیلئے، جو بھی بندہ آئے، اس کے ساتھ میں چلنے کیلئے تیار ہوں، اس سے بڑی بات تو میں اور کرنہیں سکتا، تکلیف کس کو ہے؟ عوام کو ہے، ایجو کیشن کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے، رسقوں میں مسئلے عوام کے ہیں، جنگوں میں جوان مر رہے ہیں، ابھی تک مجھے بتائیں کہ وہ بندے جو سو شل میدیا پہ بک کرتے ہیں اور نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں، مجھے بتائیں اس کے گھر میں کوئی میت رکھی ہے؟ اس کے گھر میں کوئی زخمی ہوا ہے؟ لب وہ سو شل میدیا پہ جو ہے ناں بکواس کر لیتے ہیں، جنگ چھڑ جاتی ہے۔ میں صرف یہ کہوں گا کہ دیکھیں کرم کے امن و امان کیلئے اور امن و امان کو برقرار رکھنے کیلئے میرے ساتھ ساتھ یہ جتنے بھی ہمارے ہاں پر Colleagues موجود ہیں، ان کی بھی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اس میں اپنا ایک ثابت کردار ادا کریں۔ آخر کتب تک ہم لا شیں اٹھاتے رہیں گے؟ میدم، میں گزارش کروں گا کہ لینڈ کمیشن کی بات ہو، ہی تھی، وہ بات صرف ہماں تک محدود ہو کر رہ گئی ہے، حکومت Interested At Least ہو، ہم تو موجود ہیں وہاں پر، ہم سے کام لے، ہمیں بتائے، ہمیں استعمال کرے، عوام نے ہمیں ووٹ اسی ہی وجہ سے دیا ہوا ہے، یقین مانیں ایسے سکون پر میں لعنت کرتا ہوں جو عوام کو ریلیف نہ دے، یقین مانیں انسان کا دل تنگ بھی ہو جاتا ہے کہ امن تک برقرار رہتا ہے جب تک دوسرا جنگ نہیں چھڑتی، موسਮ کا بھی پتہ نہیں ہے، امن کا بھی پتہ نہیں ہے، ترقی کا بھی پتہ نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ کرم کے امن و امان کو برقرار رکھنے میں ہمارا ساتھ دیں اور فرد اگر دیجئے بھی لوگ ہیں، اس میں ثابت کردار ادا کریں۔ بست شکریہ، میدم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب کبیر خان صاحب۔

جناب عبدالکبیر خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ شکریہ میدم سپیکر، یہ 9 اور 10 ستمبر کو جو ہوا، اب تک اس پر کافی بات ہو چکی ہے، میں کوشش کروں گا کہ بات کو مختصر رکھوں لیکن میدم سپیکر، 10 ستمبر کو جو بھی ہوا، یقیناً وہ اس ملک کی تاریخ میں 10 ستمبر کے دن کو ایک تاریخی دن کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔ میدم سپیکر، کوئی بھی ملک یا کوئی بھی گھر ایک قانون اور قاعدے کے بغیر نہیں چل سکتا، ممالک دستور پر Constitutions Even میں ہر ادارے کے کردار کا تعین ہوتا ہے کہ اس ادارے نے کیا کام کرنا ہے؟ اس کے علاوہ شریوں کے جو بنیادی حقوق ہوتے ہیں، مثلاً Freedom of movement, freedom of expression, right to live, right to vote ہوتے ہیں لیکن گھر کے بڑے اگر ان بنیادی حقوق کو سلب کرنے پر جائیں تو سوال میدم سپیکر یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ گھر کیسے چلے گا؟ میدم سپیکر، اجتماعی شعور Collective wisdom کے ذریعے فیصلہ کرتی ہے کہ ہم نے کوئی پارٹی کو اقتدار میں لانا ہے یا کس شخص اپنے Collective wisdom کے ذریعے فیصلہ کرتی ہے کہ ہم نے کوئی پارٹی کو اقتدار میں لانا ہے یا کس قوم کو وزارت عظمی کی کر سی پہ بٹانا ہے؟ اور یہ پارٹی کی اجتماعی شعور کی علامت ہے لیکن آج اگر قوم کے اس فیصلے کو ردی کی ٹوکری میں ڈالتے ہو اور چند طلح آزماء Duffers پھر بیٹھ کر، ایف اے پاس Duffers پھر بیٹھ

کر قوم کے اجتماعی شعور کو رد کرتے ہو تو سوال یہ بتا ہے کہ ملک کیسے چلے گا؟ میدم سپیکر صاحب، اب تک 9 ستمبر اور 10 ستمبر کے حوالے سے بہت بات ہو چکی ہے، ہم جب سکول میں ہوتے تھے تو ایک مضمون ہوتا تھا کہ Speak It's better far to rule by love than fear اور اس میں یہ لکھا ہوا ہوتا تھا کہ It's better gently to rule by love than fear کیوں آپ قوم کو ڈرانا چاہتے ہو؟ آپ نے ایسٹ پاکستان سے کچھ نہیں سیکھا، آپ نے بلوجستان سے کچھ نہیں سیکھا اور وہ ہی کرتے تو وہ اپنے گلے ہوئے ہو، Out of seventy seven years سے جو ہستری ہماری اس ملک کی ہے۔ میدم، آپ دیکھیں بتیں تینتیس سال آپ نے ڈائریکٹ حکومت کی، Constitution کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا جو کہ وہ بہت مشکل سے پچیس سال کے بعد توبنا تھا، تو ڈائرکٹ حکومت پہلے مارشل لاء کے دس سال، پھر اگلے مارشل لاء کے چار پانچ سال، پھر تمیرے مارشل لاء کے نو دس سال اور اس کے بعد پھر جو تھے مارشل لاء کے دس بارہ سال، تو ستر (77) سال میں تو آپ نے جو آدھا جو ٹائم ہے وہ تو ڈائرکٹ حکومت کی، پھر باقی تینتیس چالیس سال Kings party والا کردار، Kings maker والا کردار آپ کارہا اور آگے سے پھر جو Blame آتا ہے تو وہ سیاسی لوگوں پر۔ میدم سپیکر، بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ The army under its present leadership even puts General Zia, General Zia dictatorial regime in cruelty and shade آج جو ہو رہا ہے میدم، Even wars have limits، جنگوں کی بھی کوئی حدود ہوتی ہیں، Domestic law، ہو یا International law، آپ اٹھائیں یا law میں تو کہتے ہیں کہ آپ نے عورتوں پر ہاتھ نہیں اٹھانا، آپ نے بچوں پر ہاتھ نہیں اٹھانا، آپ نے بوڑھوں پر ہاتھ نہیں اٹھانا لیکن اس ملک میں جو ظلم کا بازار نو (9) میں کے بعد گرم ہے، کیا ہم بجا طور پر اپنا مقابل غزہ کے مسلمانوں کے ساتھ نہیں کر سکتے؟ کہ وہاں پر ائے کر رہے ہیں اور ادھر ہمارے ساتھ اپنے ہی کر رہے ہیں۔ میدم سپیکر، پاکستان تحریک انصاف کیا چاہتی ہے؟ پاکستان تحریک انصاف حقیقی معنوں میں پاکستان تحریک انصاف میں وہ لوگ شامل ہیں جو حقیقت میں اس ملک سے محبت کرتے ہیں، ہم عمران خان کو ایک مسیحی سمجھتے ہیں کیونکہ اس نے اپنے عمل سے اور اپنی بچپن سالہ Public life سے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ واقعی طور پر اس ملک کیلئے ایک دردر کھنے والا شخص ہے، ہم تو پاکستان سے Asian tiger بنانا چاہتے ہیں، ہم تو Allegorical society بنانا چاہتے ہیں، Where you uphold the principles of justice for all کہ مریم بی بی کیلئے ایک قانون ہوا اور سردار علی امین خان کیلئے دوسرا۔ میدم، آپ اٹھائیں، آپ چیک کریں کہ آج کل سب کچھ سو شل میدیا پر موجود ہے، ہماری نیشنل اسمبلی کے Sitting Speaker یا Even Defense Minister یا جناب محمد نواز شریف صاحب، انہوں نے اسٹیبلشمنٹ کے بارے میں کیا کچھ نہیں کہا؟ ایک نے کہا "ابھی نندن" کے معاملے پر اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں، وہ Sitting Defense Minister ہے، آپ کا یا سپیکر ہے نیشنل اسمبلی کا، میاں صاحب نے خود Sitting Army Chief اور اس وقت کے Sitting DG کیا لیکن ان کیلئے ایک قانون اور اگر ہم کوئی بات کریں ثابت طریقے سے، کیونکہ ہم Direct challenge (ISI)

پاکستان کی بھلائی چاہتے ہیں، ہم ایمان سے یہ سمجھتے ہیں کہ اگر آپ نے پاکستان کی بہتری کرنی ہے تو اس قیدی نمبر 804 کو والپس لانا ہوگا (تالیاں) اور ستم طریقی تو یہ ہے کہ ایک طرف دنیا اس کو آسفورد یونین کے President ship کے لئے Nominate کرتی ہے اور دوسری طرف خود اپنے ملک میں آپ اس کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہو؟ پاکستان کا Dilemma یہ ہے کہ ادھر جو بھی Popular leader گزرے ہیں کسی نے بھی ان کو تسلیم نہیں کیا اور مجھے تو افسوس ہوتا ہے کہ جو پارٹیاں اپنے آپ کو جمورویت کا چیپسن سمجھتی ہیں، بد قسمتی سے ان کا کردار دیکھو، ابھی یہ Nineteen constitutional amendment جو آرہی ہے، ان کا کردار ذرا دیکھو یا Even 10th September کے حوالے سے "Mum" ہیں یا اللان کو Support کر رہے ہیں۔ پرسوں ایک قانونی اجازت کے باوجود کہ جب ہمیں قانون اور آئین اجازت دیتا ہے کہ جاؤ جلسہ کرو، ایک Elected CM چونکہ یہاں کے پانچ کروڑ عوام کا نمائندہ ہے، ان کے ساتھ آپ کا سلوک دیکھو، اگر ملک کو صحیح معنوں میں چلانا ہے، اگر یہاں Economic stability لانی ہے تو اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ آپ کا جو سیاسی ایک عمل نہ ہو، ملک میں سب چیزیں Constitution کے مطابق نہ ہوں تو آپ کی Economic stability، سب سے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام سیاسی جماعتیں، پاکستان کے تمام Political stakeholders یعنی ہیں، وہ آئین اور یہیں کہ اس ملک کو کس طرح چلانا ہے؟ آیا جو ان پچھتر (75) سالوں میں جو طور طریقے سے اس ملک کو چانا ہے کہ قوم ایک فیصلہ کرے اپنے دوٹ کے ذریعے سے اور آپ قوم کی رائے کو رد کر کے Victory کو تبدیل کر دیتے ہو۔ سپریم کورٹ میں ایسے ججز کو لانے کی کوشش کرے جو غیر آئینی طریقوں سے اور جب اس میں ان کو بھی ناکامی ہو، تو پھر Presidential ordinance کے ذریعے کہ کردار کیا ہونا چاہیے، تو پہلے تو یہ Decide کرنا پڑے گا کہ آیا اس ملک کو Constitution کے ذریعے چلانا ہے یا Constitution کو سائنس پر رکھ کر دوسرے طریقوں سے چلانا ہے؟ اور یہ ہم سب جو پارلیمنٹی جماعتیں ہیں، جو اس ملک کی سیاسی جماعتیں ہیں، پرسوں فاضل دوست نے کہا کہ سیاست ایک سائنس ہے، میں کہتا ہوں کہ Politics is the finest art and the most creative profession لیکن اس سب کیلئے، پارلیمنٹ کی بالادستی کیلئے، Rule of Law کیلئے، اس کی Supremacy کیلئے، ہم سب کو مل کر بیٹھنا پڑے گا اور یہ سوچنا پڑے گا کہ ہماری یہ چھوٹی سی جو ہستہ رہی Constitution کیلئے، ہم سب سیکھنا ہے، At least سیکھنا پڑے گا کہ Future میں ہم نے اپنی Next generation کو کیسے ملک دینا ہے؟ میڈم سپیکر، آخر میں میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بونیر میں پرسوں امن پاؤں کے ذریعے خدو خیل کے غیور عوام کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ امن کی خاطر و نکلے ہیں، تمام سیاسی جماعتیں ایک Page پر ہو کر امن کیلئے انہوں نے ایک ریلی نکالی ہے اور ایک اتحاجی پروگرام کیا ہے، تو اس Floor سے میں ان خدو خیل کے

تمام عوام، غیور عوام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کیونکہ جب امن ہو گا تو سب کچھ ہو گا۔ بہت بہت شکریہ میدم
پسیکر،

Thank you very much.

محترمہ ڈپٹی پسیکر: جناب شفیع اللہ جان صاحب-

محترمہ ثوبیہ شاہد: میدم پسیکر، میں بات کروں؟

محترمہ ڈپٹی پسیکر نے شفیع اللہ جان صاحب کے بعد پلیز پلیز، باری کا منتظر کریں۔

جناب شفیع اللہ جان: تھینک یو میدم پسیکر۔ آغُوذ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ میں سب سے پہلے اپنے ایوان میں اپنے دوست، اپنے تحریک انصاف کے ساتھی، رحمین خان جو کل کرم کے جنگ میں شہید ہوئے ہیں، انتہائی افسوس کے ساتھ کہ تحریک انصاف ایک نظریاتی و رکرسے محروم ہوئی، ان کی خدمات "انصار یوتھ و نگ" کیلئے اور تحریک انصاف کیلئے ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی، اللہ ان کے درجات بلند کرے، ان کے ساتھ تمام شدائے کے درجات بلند کرے۔ اس کے بعد میدم پسیکر، آج ایوان میں میں جو اپنے ساتھ فائلیں لایا ہوں، جو فائلز اور جو کاغذات میرے ارجو گرد پڑے ہوئے ہیں، آج میں کھل کر اس پر بات کروں گا۔ میدم پسیکر، یہ فائلز ایک محاذی زمین کی ہیں، وہ محاذی زمین جو بنوں میں واقع ہے، جس کے خسرے نمبر 2604-2603، یہ ایک محاذی زمین کی ملکیت ہے اور اسی محاذی زمین پر کیسے ایک موصوف اربوں پتی بن جاتا ہے۔ میدم پسیکر، 1976 میں دلاور خان ایڈوکیٹ، سینیئر سول نجی بنوں کی عدالت میں جاتے ہیں اور ایک Application لے کر جاتے ہیں جس میں وہ ان خسرہ نمبر کو سامنے رکھ کر کہتے ہیں کہ یہ جو محاذی زمین ہے، اس کے ساتھ جو Adjacent خسرے ہیں وہ میری ملکیت ہے، لہذا جو محاذی خسرے نمبر جو میں نے پہلے آپ کو بتایا ہے، وہ بتا کر کہتے ہیں کہ ان کو میرے نام کے اوپر ٹرانسفر کیا جائے۔ میدم پسیکر، یہ کیس 1976 میں فائل ہوتا ہے اور یہ کیس دلاور خان جو ہے وہ غلام حسن، عرف اللہ خان اور یعقوب خان کے خلاف کرتے ہیں۔ جب یہ کیس عدالت میں لگتا ہے، چار سال یہ کیس چلتا ہے اور دلاور خان کے حق میں 1981 میں ڈگری ہو جاتی ہے۔ دلاور خان وہ موصوف ہیں جس کا صاحبزادہ اس وقت نجی ہمایوں دلاور ہے، یہ کیس کیسے ہمایوں دلاور کی طرف جائے گا؟ یہ آپ کو سننا پڑے گا، یہ کیسے اس کو Connect کرے گا جب 1980 میں دلاور خان کے نام ڈگری ہو جاتی ہے اور Permanent injunction کی ڈگری پاس ہوتی ہے تو ایک سوتھ (170) کنال کی زمین ان کے نام کر دی جاتی ہے۔ محترمہ پسیکر، یہ جتنی بھی اراضی ہے، یہ CPEC residential colony کو فروخت ہوتی ہے۔ جب 1981 میں دلاور خان کے نام گ بھگ ایک سوتھ (170) کنال کی ڈگری ہوتی ہے تو موصوف آتا ہیں سال بعد ایک Application لے کر جاتے ہیں اور ایک دفعہ پھر وہ عدالت جاتے ہیں 2022 میں اور 2022 میں اپنے بیٹوں کو گواہ بناتا ہے جن میں ایک حاضر سروس نج جناب ہمایوں دلاور صاحب اور دوسرے اس کے گریڈ مترہ آفیسر صادق دلاور صاحب ہوتے ہیں۔ اس بارہ ایک عجیب Application لے کر جاتے ہیں جو میں کہتا ہوں کہ

یہ فراؤ کے زمرے میں آتا ہے، جو دونمبری کے زمرے میں آتا ہے، جو چیزوں کو Manipulate کر کے اپنے آپ کو مالی فائدے پہنچانے کے زمرے میں آتا ہے اور یہ بڑی عجیب ایک Story ہے کہ جو Application لے کر جاتے ہیں، گواہ بھی اس کے بیٹے ہیں، رجسٹر ار عزیز مالی خان، وہ بھی ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں، جو اس وقت Additional charge ان کے پاس ہوتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ خسرہ نمبر 2593 اور 2594 جو سابقہ خسرہ نمبر ہیں اور موجود خسرہ نمبر 5827 اور 5824 میں واقع ہیں اور اتنا لیں (39) کنال کی زمین کو رجسٹر کے ساتھ مل کر اپنے نام کر لیتا ہے، جو 1980 کا فیصلہ تھا اور 1981 میں انتقال ہوا، اس فیصلے میں ان خسرہ نمبر کا کوئی ذکر نہیں ہے لیکن بد قسمتی سے دیکھیں اس ملک کے نظام کو کہ جب آپ ایک اثرورسوخ والے ہوتے ہیں تو پھر آپ قبضہ مافیا بھی بن جاتے ہیں، پھر آپ اپنے آپ کو فائدہ دینے کیلئے کسی کا نقصان بھی کر سکتے ہیں، پھر آپ قانون کو جو تے کی نوک پر رکھتے ہیں، ہر دونمبری آپ کرتے ہیں، صرف اور صرف اس دونمبری کا فائدہ اپنی ذات کو دینے کیلئے ہوتا ہے اور یہ ساری چیزوں والا اور صاحب کر رہے ہیں اور دلاور صاحب جو کر رہے ہیں، اس کی سر پرستی موجودہ ایف آئی اے کے نج ہمایوں دلاور کر رہے ہیں اور یہ وہی ہمایوں دلاور ہے جو خان صاحب کو تو شہ خانہ میں ناجائز سزا دیتے ہیں، یہ وہی ہمایوں دلاور ہے جو رات توں رات تو شہ خانہ کا کیس چلاتے ہیں، کیس میں کچھ نہیں تھا لیکن Speedy کا رواںی کرتے ہیں، جرح نہیں ہونے دیتے، قائد عمران خان کے کیل کو نہیں سن جاتا اور راتوں رات تو شہ خانہ کا فیصلہ کرتے ہیں، عمران خان کو ملزم ٹھسرا تے ہیں اور Respond میں یہ جو فائل میرے پاس ہے، یہ Kick backs میں سے چلے گا اور یہ ملک کے منتخب لوگوں کے ووٹوں سے آئے ہوئے لوگ چلائیں گے۔ محترمہ سپیکر، جب دلاور خان دونمبری طریقے سے اتنا لیں (39) کنال کی زمین اپنے نام کرتے ہیں، تو اس صوبے کا اینٹی کرپشن یونٹ حرکت میں آ جاتا ہے، وہ ساری کارروائی کرتا ہے، سارے ثبوت اکٹھا کرتا ہے، سارے ثبوت اکٹھے کرنے کے بعد اینٹی کرپشن دلاور خان، ہمایوں دلاور اور صادق دلاور کو نوٹس کرتا ہے اور وہ نوٹس میں یہ کہتا ہے کہ آپ پیش ہوں اور آپ پر جوالزمات لگے ہیں، یہ اس کے حقوق ہیں اور آپ اپنی صفائی پیش کریں لیکن اس ملک میں کبھی قانون کی پاسداری نہیں ہوئی اور کمال کی بات یہ دیکھیں کہ اس وقت ایک نج جو Sitting judge ہے، وہ انصاف کی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے، اس کو نوٹس ہوتا ہے کہ آپ نے فلاں جگہ پر دونمبری کی ہے، آپ نے فلاں جگہ پر اپنے آپ کو ذاتی فائدہ دینے کیلئے اربوں روپے کا گھپلا کیا ہے، آپ نے فلاں جگہ پر اپنے ذاتی فائدے کیلئے دونمبری پر زمین اپنے نام کی ہے، آپ نے اپنے ذاتی فائدے کیلئے اپنے باپ کے ساتھ، اپنے بھائی کے ساتھ، اپنی بھتیجی کے ساتھ جو خاندانی کمپنی ہے، آپ نے یہ کمپنی بنائی ہے جو ساتھ مل کر آپ نے ارب پتی بن گئے ہیں، آپ نے دونمبری کی ہے، اینٹی کرپشن جا کر آپ کو ایف آئی آر دیتی ہے اور آپ اس ایف آئی آر کے Against پیش نہیں ہوتے اور تماشہ یہ دیکھیں کہ جو لوگ ان کو ایف

آئی آر دیتے ہیں اینٹی کرپشن کے لوگ، جس میں ہمارے پیش اسٹرنٹ بر گیڈیٹر مصدق عباسی صاحب ہیں، ایف آئی اے کا یہ نجح جو ایف آئی اے کو Head کرتا ہے، وہ ایف آئی اے کو دباؤ میں لاتا ہے اور المٹا عباسی صاحب پر ایف آئی اے جو ہے وہ ایک ایف آئی آر کاٹ دیتی ہے اور عمران ریاض صاحب پر ایک ایف آئی آر کاٹ دیتی ہے۔ یہ مذاق دیکھیں کہ جی اینٹی کرپشن نے ایک ایف آئی آر نجح صاحب کو دی، نجح صاحب نے اپنے اختیارات استعمال کر کے ایف آئی اے کو دباؤ میں لا کر جس نے ایف آئی آر دی تھی اس پر ایف آئی آر کرا دی اور اس سے زیادہ مذاق یہ ہے کہ عمران ریاض صاحب اور مصدق عباسی صاحب بر گیڈیٹر ریٹارڈ جو ہمارے پیش اسٹرنٹ ہیں، اب اس ایف آئی آر میں اس عدالت میں پیش ہوں گے جس کو Head ہمایوں دلاور صاحب کریں گے، تو یہ کیسا قانون ہے؟ کہ وہی بندہ آپ کو سنے گا جس نے آپ کو ایف آئی آر دی ہے، اس ملک میں قانون کی توکوئی پاسداری نہیں ہے، اب ایف آئی آر وہ بندہ نے گا جس نے آپ کو ایف آئی آر دی ہے، تو وہ کیا خاک انصاف کرے گا؟ اس کا انصاف تو ہم تو شہ خانہ میں دیکھ پکھے ہیں اور تو شہ خانہ کو جورات کے اندر ہیرے میں اس نجح موصوف نے انصاف پر جوڑا کہ ڈالا تھا، وہ صرف اور صرف اپنے Kick backs کیلئے ڈالا تھا اور وہ یہ سارے ثبوت جو ہم اپنے ساتھ اس ایوان میں لائے ہیں، یہ اس موصوف کے خلاف وائیٹ پیپر ہے۔ میدم سپیکر، یہ جو کیس ہے، اس کو ہم ایسے نہیں چھوڑیں گے، ہم اسمبلی کے Floor پر بھی بات کریں گے اس پر، ہم تُلوی پر بیٹھ کر بھی اس پر بات کریں گے، ہمیں جماں بھی موقع ملے گا، ہم اس موصوف کے خلاف بات کریں گے اور اس موصوف کو جو اینٹی کرپشن نے ایف آئی آر دی ہے، اس کے سامنے پیش بھی ہونا پڑے گا۔ اب یہ ملک قانون کے مطابق چلے گا، چاہے وہ نجح ہو، چاہے وہ جر نیل ہو، چاہے وہ سیاستدان ہو، سب کیلئے ایک قانون ہے اور اس قانون کے سامنے سب ایک ہیں۔ میدم سپیکر، میں اس ایوان سے اور آپ سے یہ مطالبه بھی کرتا ہوں کہ جب تک اس کیس کا فیصلہ نہیں آتا، تو میں یہ مطالبة کرتا ہوں کہ چیف جسٹس آف اسلام آباد سے سپریم کورٹ کے جو چیف جسٹس ہیں، ان سے، چیف جسٹس اسلام آباد ہائی کورٹ سے اور سپریم جوڈیشل کو نسل سے کہ جب تک اس کیس کا فیصلہ نہیں آتا، اس وقت تک نجح ہمایوں دلاور کو Sideline کیا جائے جب تک انکو ائری کمپلیٹ نہیں ہوتی، جب انکو ائری کمپلیٹ ہو، موصوف اگر بے گناہ ثابت ہوتے ہیں تو بے شک اپنے مضبوط آجائیں لیکن کیسے ممکن ہے کہ اس عدالت میں لوگ پیش ہوں گے کہ جس نجح نے الزام لگایا اس نجح کے سامنے لوگ پیش ہوں گے، تو اس موصوف کو Suspend کیا جائے جب تک اس کیس کی انکو ائری نہیں ہوتی۔ میدم سپیکر، موصوف کے جو بھائی ہیں صادق دلاور صاحب، وہ اس وقت گریڈ سترہ کے آفیسر ہیں اور وہ CEO ہیں CPEC residential colony کے اور یہ ساری زمین مجازی زمین جوان کے نام انتقالات ہوئے ہیں، رجسٹری ہوئی ہے، یہ اسی دن بیچی گئی ہے اس CPEC residential colony کو، موصوف گریڈ سترہ کے آفیسر بھی ہیں، ایک پرائیویٹ ہاؤسنگ اخوارٹی کے CEO بھی ہیں، تو یہ KP Services Act کی خلاف ورزی ہے، تو گورنمنٹ اس پر بھی ایکشن لے گی کہ کیسے ایک گریڈ سترہ آفیسر جو ایک پرائیویٹ ہاؤسنگ کا کالونی کا CEO بیٹھا ہوا ہے، یہ تو Conflict of interest ہے کہ گریڈ سترہ کا آفیسر بھی ہے اور Private residential

بھی ہے، تو یہ وہ ساری چیزیں ہیں جو ہمارے پاس Black and white میں موجود ہیں، یہ وہ سارا کیس کا CEO ہے جو موصوف ہمایوں والا اور صاحب کو قائد عمران خان کو تو شہ خانہ میں سزاوار قرار دیکر Kick backs دی گئی ہیں۔ میڈم سپیکر، ہمارا پھر میں ایک اور چیز کا حوالہ دول گا PLD Supreme Court کا Page No. 80 اور 86 پر ایک Reported judgment ہے جس میں احادیث کا حوالہ دیا گیا ہے اور بحیثیت مسلمان حدیث میں اس کا مفہوم پکھیوں ہے کہ تین قسم کے قاضی ہوتے ہیں، ان میں سے دو قسم کے قاضی جسم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا، جو جنت میں جائے گا وہ قاضی حق کو پہچانے گا اور حق کے مطابق فیصلہ کرے گا، باقی جو دو ہیں، ایک وہ حق کو پہچانتا ہو گا اور اسکے Against فیصلہ دے گا، وہ جسم میں جائے گا اور تمیرا جس کو پکھ سمجھ نہیں آتی اور وہ فیصلے کرتا جائے گا، وہ بھی جسم میں جائے گا اور اسی کیسا تھے PLD Supreme Court Page No. 80 کے 1994ء کے 86 پر ایک اور حدیث بھی ہے، اس کا مفہوم پکھیوں ہے کہ قیامت کے دن منصف اور قاضی ایک وقت ایسا آئے گا جب وہ یہ حسرت سے کے گا کہ کاش میں دوآدمیوں کے درمیان ایک کھجور کے بارے میں بھی فیصلہ نہ کرتا، تو یہ اتنی بڑی ذمہ داری ہے قاضی بننا اور نج بننا لیکن اسکے باوجود اپنے ذاتی فائدے کیلئے اس ٹائپ کے فیصلے دینا، تو اب اس ملک میں یہ فیصلے نہیں چلیں گے، یہ ملک اب Constitution کے مطابق چلے گا، نج جو فیصلہ کرے گا وہ قانون کے مطابق کرے گا، اس سے عدیلہ کا وقار بحال ہو گا اور اس جیسے موصوف نج اگر اس طرح کے فیصلے دیں گے، تو جیسے کہ ہمارے عدالتی نظام کے اگر آپ World ranking میں دیکھیں تو دن بہ دن وہ نیچے جا رہی ہے، یہ مزید نیچے جائے گی۔ تو آخر میں میں اس اسمبلی کے Floor پر میڈم سپیکر، یہ پر زور مطالبه کرتا ہوں کہ موصوف کو فوراً Suspend کیا جائے جب تک اس پورے کیس کی انکوائری نہیں ہوتی، جو انکے خلاف بنا ہوا ہے پورے ثبوتوں کیسا تھے، تب تک اس نج کے نہ آئیں طور پر، نہ قانونی طور پر اور ویسے بھی جب بندے پر جب الزام لگتا ہے تو اخلاقی طور پر کسی چھوڑنی چاہیے، اخلاقیات ہی ہمیں درس دیتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کریں پھر آگر اس منصب پر بیٹھے۔ آپ کا شکریہ نام دینے کیلئے، Floor دینے کیلئے۔

محمد ڈپٹی سپیکر: جناب فضل حکیم صاحب۔

جناب فضل حکیم خان یوسفی (وزیر لائیوشاک): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ، ما خو چې کومې خبرې کولې هغه مخکنې ډاکٹر صاحب د سواد په بارہ کنې او کړې، بهر حال تاسو ټائیم را کړو زه ستاسو شکریہ ادا کوم، زه به خپل تقریر د پښتو د یو شعر نه شروع کرم وائی:

کله په پښتو، کله په مذهب، کله په شر مې وژنی

یمه پښتون ډیر په هنر مې وژنی ډیر په هنر مې وژنی

کومه واقعه چې پرون زمونږ په سواد کنې او شوهد هغې مونږ ډیر زیات مذمت کوئ، او ډیر د افسوس خبره ده چې د بهر نه کوم میلمانه راغلی وو او د هغوي سره زمونږ د

سکوارد د لین درې سپاهیان وو که خلور سپاهیان وو، یو ورسه ایس ایچ او صاحب وو او هغوي باندي د مالم جي په لاره باندي یوده ماکه او شوه، یو پکبني شهيد شو او نور زخميان وو، زه خه گهنهه بعد يا خه نيمه گهنهه بعد پخپله هسپتال ته لا رم اورسيدم، ما ډرائيورنه پخپله باندي تپوس او کړو چې دا خنګه حال وو؟ هغه ګذاردار وواو خبرې ئې بنه کولے شوي چې یره پوهه نه ووم خو مونږ راروان وو مخکبني او دا ميلمانه مونږ پسي ګاډي کبني شاته راروان وواو یکدم ده ماکه او شوه او یو دوړه شوه خدائے پاک رحم او کړو ګاډ سه زمونږ راقابو شو او بنکته لا نه ړو ګني نو چې خومره خلق پکبني ناست وو نو هغه به شهيدان شوي وو. بيا د هغوي سره شاته کوم ميلمانه چې را روان وو، هغه هم الله پاک رحم او کړلو بچ شول. زمونږه د سوات خلقو ډيرې سختي او ډير تکليفونه برداشت کړي دي، د پندره سال نه واخله تر 2012 پوري مونږه ډير تکليفونه برداشت کړي دي، د 05-2004 نه واخله تر 2012 پوري. بيا د هغې نه بعد زمونږه حالات لړ ترقى طرف ته روان شو، نن مونږ ته الحمد لله د بهر نه خلق راروان دی، بنه پورا Investment خلق په سوات کبني کوي، زه به یو مثال درکرم، هغه بله ورخ د ګلګت خه کسان دی یا د یو خائے د بل خائے، زمونږه سوات با غډ هيرئ کبني سات سو پچاس ملين په یو خائے باندي د سيند په غاره باندي بهترین ډيويلپ هوتل جوړ کړئ ده او خلق ډير زيات راخي او زمونږه سوات د ټول پاکستان د پاره، د ټول ملک د پاره د خبيږ پختونخوا د پاره، د یو سيلکري خائے ده، ستري شۍ، خلق خان له روزگار کوي، خان له خپل بزنس کوي، بيا هغوي ته چهتي ملاو شۍ د ماشومانو د سکول چهتي ملاو شۍ، نو ډير زيات خواهش ئې وي چې یره مونږه سيند ته بوڅه، مونږه یخ خائے ته بوڅه، په جون جولائي کبني زمونږه د سوات دا سې بهترین موسم وي لکه د لته چې په جنوری په فروري کبني وي، کوم چې اپر سوات ده، کالام، مالم جبه ده، هلتنه لارشي او هغوي ته سکون ملاو شۍ، نو زمونږه سوات، ستاسو سوات، زمونږه د دې ملک په جمع سوات ده چونکه زمونږه پکبني ډټولو حق ده، هغه تباہ او برباد شوې وو په ده ماکو په خود کشو، هره نمونه تکليفونه مونږه برداشت کړي دي، نن مونږ ته بيا یو جهتكا را کوي خو زه د لته د حکومت په سطح باندي یو پیغام رسوم لکه خنګه چې زمونږه وزیر اعلیٰ صاحب په بار بار وائی چې الحمد لله یو خبره یاد ساتي، که تاسو هر خوک چې دا کار کوي، خوک چې هم دا کوي، غورونه دې کھلاو کړي او واؤدي وری چې زمونږه جونکړه خوک ورانوي، نو مونږه به بار بار دا خبره کوؤ چې په محل کبني به رانه کبنينه ننی، مونږ د سوات خلقو فيصله کړي ده او ان شاء الله د جمعي په ورخ باندي به په نشاط چوک کبني په ستائيس تاريҳ دا سواتي قوم به ټول را او خواو د امن په باره کبني به یو آواز وي چې یره مونږه امن غواړو. زه خپل پوليسيو ته او د پوليسي مشرانو ته، آئي جي

صاحب ته د دې اسمبئى نه دا ریکویست کوم، کوم د دې نه مخکبې میاشت مخکبې
 چې کوم زمونېد د میادم يو سپاهى شهید شولو، هغۇي وائى چې يرە کوم کسان چې
 مونېد او尼ولى شو، هغە يو خورخې بعد د هغۇي هغە قاتلان او نیولى شو، ان شاءالله
 دا کوم کار چې دوى كرسى دى، دغە هم چېر دستى د قانون د گرفت د لاندى راشى خو
 زه يو گىلە کوم چې كله د نو (9) مئى نه بعد پە مونېد باندى تكلىف وو، مونېد بە دوى پە هەر
 خائىے كېنى معلومولو، زە يو پىرا د شېرى يوه نىمە میاشت بعد د پنچاب نە راغلم، اول زە
 پە سندە كېنى وومە او كور تە راغلم، نوبس ما فيصلە او كېلە چې بس زە قانون منم،
 عدالت منم، ما خە گناھ نە دە كېرى، عدالت تە خان Surrender کوم، د شېرى يو بجه وە زە
 كور تە را اورسىدم، چېر پە خفييە طريقة، نىمە كەنتە زە لا كور كېنى ناست نە وومە چې
 كتل مې موبائلې، موپر سائىكلې، كم از كم چالىس پچاس سپاھيان زمونېد كور نە كېرى
 چاپىرە تاۋ شو، چې زە بىبا برە اوختىم او يوبى طرف تە واۋېرىدم، بەرحال د هغې خائىے نا
 ما خان او يىستلىو، زما ماشوم ورارە هغۇي اوچت كېلۇ او لاپل، زمونېد كور نە يو پىنځە
 متنىھ چې لاپل، هلتە نور پە سادە وردئى كېنى خلق ولاپ وو، وئيل ئې چې تاسو ولې هغە
 خان سره رانە وستلىو؟ هغۇي ورتە او وئيل چې مونېد پە كور كېنى او كتلوا نە وو، او زە
 خو پە رشتىا نە وومە، هغە ورتە پە سوال جواب كېنى وائى چې پە كور كېنى پە يو گوت
 كېنى كمرە دە، پە هغې كېنى ناست دى، نو چې تاسو ما دومرە پە گوت كېنى د پى تى
 آئى كاركنان معلومولىي شئى چې زە د گوت پە كمرە كېنى ناست يمە، او واقعى زە پە
 هغە كمرە كېنى ناست وومە، زە د هغې نە لاپمە او اوتېنىتىدم، نو دا بمونه چې خوک
 اىپىدى، دا دهشت گرد چې راخى، نو دا پە کوم بارىدر چې راخى، نو آيا دا زمونېد د
 صوبائى حکومت اختيار دى كە دا د وفاق د وزير داخلە اختيار دى؟ نو زە دلتە وزير
 داخلە تە دا ميسىج ورکومە چې د سوات خلق چېر زخمى دى او زخميان مە چىرە، زخميان
 مە چىرە، چې كله هم د افغانستان جنگ وو نو قربانىانى پېښتو ورکېرى دى، زمونې ستە
 هزار کسان پە پىرىدى جنگ كېنى شهيدان شوي دى، زمونې قصور خە دى؟ او ان شاء
 الله دا يو خېرە يادە ساتى، مونېد د خېل خېر پختۇنخوا، د خېل سوات حفاظت كولىي شو
 ئىكە چې مونېد آئىن هم منو، مونېد ادارىي هم منو، دا درس مونې لە راكىسى شو دى
 چې تاسو پە دې ملک كېنى او سېرىي او خان صاحب راكىسى دى، چې تاسو بە د قانون نە
 بەر نە خىنى، نو زە داسې هيچۈك نە وينم چې د قانون نە بەرلاپشى، چې قانون منو، آئىن
 منو خو مونېد هغې خلقو تە وايو چې تاسو بە خفييە طور باندى Investigation كۆئى او چې
 خېل كار نە پېژىنى نود بل كار مە كۆئى، نو پىكار دا دە چې پە دې ملک كېنى ھەرسە خېل
 كار او پېژىنى، پە دې صوبە كېنى ھەرسە خېل كار او پېژىنى، زە سىاستدان يم، پىكار دە
 چې زە سىاست كومە، چې يو سەرە بىزنس كۆئى چې هغە بىزنس كۆئى، چې يو سەرە د

ادارې مشردے، هغه دې خپله اداره چلوی، خپله اداره دې مضبوطه کړي، چې کله هم اداره نه وي مضبوطه شوي نود ملک دا حالات وي چې د بهرن نه ميلمانه رائۍ د خومره ملکونو نه او هغه دا حالات وي چې يو خيز ورته ملاو شوی وي۔ زه په آخره کښې دا یوه خبره کول غواړم، په تفصیل باندې زمونږه ورور لاړلو هغه په سوات باندې تفصیل سره خبرې او کړي، زه خپلو پښتو ته، د خپل سوات خلقو ته يو میسج ورکومه او بیا آئې جي صاحب ته چې آئې جي صاحب! دا ستا ذمه داري ده، دا سپاهیان چې مړه کېږي دا ستا بچې دی، دا زمونږه بچې دی، کوم سړے چې ته خفیه وينې نو پکار دا ده چې هغه او نیسې، ترد هغې پورې ئې بند کړي چې دا خوک دے او د کوم خائې نه راغلې دے او دغه شان زه خپل د سوات خلقو ته، خپلو پښتو ته داميسيج ورکوم چې تاسو هم خوک ګورئ نو قانون ته ئې په حواله کوي چې دا خوک دے او خوک نه دے؟ زه شکريه ادا کومه ډیره مننه، ډیره زياته شکريه د تائیم راکولو۔ السلام عليکم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو میدم سپیکر صاحبہ، بہت مردانی آپ کی۔ میدم سپیکر صاحب، منڑ صاحب نے گله کیا ہے کہ ہم پنجاب میں گئے اور کوئی بھی نہیں تھا، نہ آوزار تھے، نہ کچھ اور تھا، تو میدم سپیکر صاحبہ، میں نے اس دن جب بات کی، تو میں یہ بتاہی تھی کہ این او سی کے بغیر آپ لوگ جائیں گے تو ادھر آپ لوگوں کیلئے رکاوٹیں ہوں گی، پھر شباز گل کی طرح گلے اور جس طرح یہ نو(9) مئی کے آپ لوگ رونارور ہے ہو، ایک مینے سے چالیں لاکھ روپے اس غریب صوبے کے خرچ کر رہے ہو اور صرف اپنی یہ تقریریں کر رہے ہو کہ مجھے یہ مسئلہ تھا، مجھے وہ، اپنے قہے ہر بندہ سنا رہا ہے، تو پھر ایسا نہ ہو کہ یہ 21 ستمبر کے قھے پھر اگلے پانچ سال سناتے جائیں، لیکن جب ہائی کورٹ نے آپ لوگوں کو این او سی دے دیا ہے تو پھر تو ہماری حکومت تھی پنجاب میں، پی ایم ایل (این) کی، ہم قانون کو مانتے ہیں، اداروں کے آرڈر زمانے میں، اس لئے کوئی بھی رکاوٹ ادھر نہیں تھی، نہ راستہ بند تھا لیکن میرے خیال سے میری تقریر کی وجہ سے آپ لوگ ادھر پشاور سے تین بجے روانہ ہوئے اور چھ بجے پہنچ گئے، چھ بجے سب کچھ بند تھا، ادھر ہر چیز بند تھی کہ کوئی آپ کے استقبال کیلئے کھڑا ہوتا۔ میدم سپیکر صاحب، پھر بھی میں منڑ صاحب سے معذرت خواہ ہوں، نہ تو میں نے عدت کے کیس کی بات کی تھی، جو قدرت اللہ نجح کے Arguments ہوئے تھے اس عدالت میں، نہ میں نے اس کی کوئی بات کی تھی، نہ میں نے +++++++ * +++++++ * + او را س کی Explanation دو قوم کو اور نہ میں نے کوئی اور اس طرح بات کی ہے، میں تو کہ رہی تھی کہ نہ آپ کا ہیلائخ منڑ ہے، نہ آپ کا فناں منڑ ہے، نہ آپ کا کوئی اور،

* بجم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

حکومت کس طرح چل رہی ہے؟ یہ تو نو (9) میں کا وہ جو رو نہ آپ رورہے ہیں فونوں کا، تو میں نے آپ کو کہا تھا پھر یہ 21 ستمبر کیلئے آپ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ کہ آپ پھر خفا کیونکہ پھر میرے بھائی ہو، میں بچانے نہیں آؤں گی، میں تو آپ کو کہہ رہی تھی، آپ لوگوں پر خفا ہو رہی تھی، آپ لوگ اتنے چار چار دنوں سے چالیس چالیس لاکھ روپے خرچ کر رہے ہو اور یہی کہہ رہے ہو کہ فوج نے ہمارے ساتھ یہ کیا، وہ کیا، فوج نے کرتا ہے، یہ ملک اگر سن جالا ہے تو فوج نے سن جالا ہے اور اس Floor سے میں فوج کو سلوٹ کرتی ہوں، آپ سب لوگوں کو میں کہتی ہوں کہ اس فوج کی وجہ سے 1947 سے لے کر یہ فوج جو ہے ہمارے ملک کو سن جالا رہی ہے، زوالہ جب تھا 2005 میں تو آپ لوگ گئے تھے؟ ہمارے لوگ جو نکال رہے تھے، وہ فوج جاتی ہے۔ پھر دسمبر 2010 میں جب سیالب آیا تو ہمارے بچوں کو کس نے بچایا؟ فوج نے بچایا، آپ لوگوں کو Simple بات بتا رہی ہوں، (شور) ایک منٹ، میں نے آپ لوگوں کی بات سنی ہے، آپ میری باقیوں کو اٹینا سے سنیں، آپ تسلی رکھیں، میں ایک بات کرتی ہوں کہ آپ سب لوگوں کو فوج سے شکایت ہے تو آپ لوگ پلیز مر بانی کر کے چیف منسٹر کو گزارش کریں کہ ایک نوٹیفیکیشن جاری کریں کہ ہمارے صوبے سے فوج کو نکالیں، ہمیں ضرورت ہی نہیں ہے، ایک نوٹیفیکیشن تو کر کے دیں نا کہ ہمیں فوج نہیں چاہیئے، توبات ہی ختم ہے۔ آپ لوگوں کی حکومت ہے، آپ لوگ پلیز پریمیئر کیلیں، یہ چالیس لاکھ روپے روزانہ جو ایوان پر خرچ آ رہا ہے، کیمیاں بنی ہیں Legislation کرو، قانون سازی کرو، کوئی Bill بناؤ، کوئی کام کرو، ترقی کے کام کرو، یہ کیا آپ ڈھول باجا کی باتیں کرتے ہو، یہ کیا آپ لوگ جو ہے، پھر ہنسنے موچھیں مروڑنے کی باتیں کرتے ہو؟ یہ باتیں آپ لوگوں کو نہیں دیتیں۔ میں تو صرف ایک بھن کی طرح آپ لوگوں کو سمجھا رہی ہوں، میں 2013 سے آپ لوگوں کے ساتھ ہوں جب آپ لوگ آئے، تو میں آپ کو یاد دلاتی ہوں کہ آپ بہت جوش و خروش میں تھے کہ تعلیمی ایر جنہی آئے گی، آپ لوگوں کا ہیئتھ کا منسٹر نہیں ہے، کیوں؟ کیوں آپ لوگوں نے ہیئتھ منسٹر کو ہٹایا؟ آپ لوگوں کے ساتھ لوکل گورنمنٹ کا نہیں ہے، آپ لوگوں کے پاس فناں کا منسٹر نہیں ہے، سی اینڈ ڈبلیو کا منسٹر نہیں ہے، یا! اس کیلئے بیٹھ جاؤ، اس کیلئے بیٹھ جاؤ (شور) ایڈوائزر ہے، میں منسٹر کا پوچھ رہی ہوں کہ جو POWER ہوتی ہے وہ ایڈوائزر کے پاس نہیں ہوتی، یہ بھی آپ لوگوں کو نہیں پتا، وہ منسٹر کے پاس ہوتی ہے، بڑے محکموں کا جو آرڈر ہوتا ہے وہ پھر منسٹر کرتا ہے، اس پر بھی جیخنیں، ایڈوائزر اور معاون خصوصی یا کوئی اور، یا اس کیلئے سمجھو۔ چونکہ آپ لوگ تو تقریریں کرتے ہو، تقریروں کو چھوڑو اور Legislation پر آؤ، اس صوبے کو چلاو، گیارہ بارہ سال ہو گئے ہیں۔ مجھے آپ لوگوں پر افسوس ہے اور آپ اس آرمی کی بات کرتے ہو جس کے کندھوں پر تم لوگ آئے ہو، میں پھر بھی اس فوج کے فیض حمید کو سلام کرتی ہوں، جب آپ Bill پاس کرتے تھے تو عمر ان خان کہتا تھا کہ ہمارے لئے Quorum کو پورا کرتا تھا، یہ آپ لوگوں کی کہنے کی بات ہے جو اس نے کہا تھا کہ آپ لوگوں کی تین چار سال حکومت اس فوج نے چلائی ہے، اس کا شکریہ ادا کرو جو وزیر اعظم، وزیر اعظم کہتے ہو، ہیلی کا پڑھ جو روزانہ وہ جاتا تھا، وہ فوج کی وجہ سے جو عمر ان خان کو بنی گالہ لے کر جاتا تھا، پھر مینگ کیلئے والیں لے کر آتا تھا، اس پر سوچو، یہ چھوڑ دو، یہ ایک ہفتہ آپ لوگوں نے ضائع کر دیا

ہے، روزانہ کے چالیس لاکھ روپے آپ لوگوں نے ضائع کر دیئے، اس بات پر افسوس ہے اور اگر کردار پر بات کرتے ہو، اگر کردار کی وہ کرتے ہیں تو یہ جاتے ہیں، آپ ہمارے لیڈروں کی کردار کشی کریں اور ہم آپ کے لیڈر کی کردار کشی کریں گے وہ پورے پاکستان کا مقابلہ کر دے گا۔ تو آپ لوگ پلیز، میں پھر بھی آخری دفعہ یہ لیکویٹ کرتی ہوں کہ یہ ڈرامہ بند کریں، یہ روزانہ فوج کے خلاف نہ کریں، اس کا شکریہ ادا کریں جو ہمارے بارڈروں کو سنبھال رہی ہے، جو چالیس پچاس ہزار تنخوا ہوں پہ وہ دن رات ادھر ہوتے ہیں اور ہمارے ملک کو سنبھال رہے ہیں، ہماری معیشت کو سنبھال رہے ہیں، ہمیں اور آپ سب لوگوں کو سنبھالا ہے۔ (شور) صبر رکھیں، صبر رکھیں، اطمینان سے میری بات سنیں، میں نے آپ کی باتوں کو اطمینان سے سنائے، آپ لوگ ایک Limit تک بولیں، اگر آپ کو بولنا آتا ہے تو ہمیں بھی بولنا آتا ہے، ہم بھی اس ایوان کے ممبر ہیں اور ہم بول رہے ہیں، آرام سے بول رہے ہیں، آپ لوگ آرام سے سنیں پھر جواب دیں۔ میں بالکل نہیں کہوں گی اپنے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹویہ، Windup کریں پلیز۔

محترمہ ٹویہ شاہد: اپنے اپنے ٹائم پر اٹھیں گے، وہ کریں گے اور جوں کی بات جو آپ کر رہے ہو تو جن آپ کے حق میں بولتا ہے، اس کیلئے ہائے ہائے، آپ کو آمین کا و درجہ دے دیتے تو پھر ہائے ہائے ہوتا ہے لیکن جو آپ کے خلاف بات کرتا ہے اور قانون کے تحت فیصلے دے دیتا ہے تو آپ اس کی مخالفت میں کو دتے ہو، پھر اس طرح اس کے ساتھ لگ رہتے ہو، یہ کون سا انصاف ہے کہ اب آپ جوں کو بھی ڈرار ہے ہو اور اس پر کیس بناؤ گے اور اس کو ذلیل کراؤ گے؟ مجھے اس بات پر افسوس ہے کہ آپ لوگ یہ کر رہے ہو اور اگر آپ لوگوں نے خود آئین کے ساتھ قاسم سوری نے اس طرح نہ کیا ہوتا کہ آرڈر نہیں مانا اور ہم نے کہا، ہم سائنفر کو لسرا کروہ مان رہے تھے تو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، جی ٹویہ۔

محترمہ ٹویہ شاہد: جی تھیں یو میدم سپیکر صاحب، میرے بھائیو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز Windup کریں۔

محترمہ ٹویہ شاہد: میرے بھائیو! بالکل تسلی رکھو، آپ سب لوگ آئے ہو، آپ لوگوں نے دوٹ لیا ہے اور ادھر آپ لوگ تقریروں کے لئے نہیں آئے ہیں، نہ آپ لوگوں کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے، اس کیلئے آپ لوگ ادھر آئے ہو یا آپ لوگ جو خفا ہو یا کوئی عذاب میں ہو، تو اس کیلئے نہیں آئے ہو، ادھر اگر آپ لوگ آئے ہو تو چالیس پچاس ہزار دوٹ لے کر اس عوام کی خدمت کیلئے آئے ہو، یہ ایک ایک منٹ بہت قیمتی ہے، یہ Legislation بہت اہمیت رکھتی ہے، آپ لوگ Legislation کریں، آپ لوگ عوام کی آواز بنیں، ادھر ان کے مسئللوں پر بات کریں، کمیٹیاں بنیں ہیں تو کمیٹیوں میں جو ہے بنس بھجوائیں، ہم ایک ہفتے سے انتظار کر رہے ہیں، آپ لوگ اپنی

وہ تقریریں کنٹینیز کے اوپر رات کو اس طرح کریں، وہی جو اس میں آپ لوگوں نے کنٹینیز ڈی چوک میں لگای تھا، تو اسی طرح۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز، ثوبیہ پلیز Windup کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اسی طرح ایک کنٹینیز لگا اور روزانہ یہ تقریریں ادھر کروتا کہ ہمارے صوبے کے عوام کا پیسہ تو ضارع نہ ہونا، چالیس لاکھ روپے Per day اس کے، آپ لوگ دیکھیں اس کا بھی ہم آپ سے حساب کتاب لیں گے، یہ ابھی جو یہ دن ضارع نہ ہو رہے ہیں، ان کا بھی ٹائم آئے گا اور ان کا آپ سے حساب لے لیا جائے گا، یہ جو آپ ادھر سمجھ کر رہے ہو یہ ریکارڈ پر ہے کہ آپ لوگوں کے چالیس لاکھ روپے کا بھی جو ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز ثوبیہ پلیز Windup کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: یہ اس طرح ہے کہ ہر چیز کا حساب ہے، جس طرح آپ جوں کا حساب کرتے ہو تو ان چیزوں کا بھی آپ کے ساتھ حساب ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان شاء اللہ آپ کو جواب ملے گا، ثوبیہ پلیز۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ہم بالکل دیکھ رہے ہیں، آپ لوگوں بارہ پر سٹ، میں پر سٹ جب حکومت کی بات کرتے ہو تو پھر یہ کہ چیف منسٹر نے میں کروڑ لئے ہیں، منسٹر نے دس کروڑ لئے ہیں، پھر یہ باتیں آپ لوگوں کی سٹارٹ ہو جاتی ہیں، کام سٹارٹ کرو، کام سٹارٹ کرو۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Thank you, Madam; Madam Sobia, thank you so much, thank you

سجاد صاحب، جناب سجاد خان صاحب (شور) پلیز پلیز، جناب سجاد خان صاحب (شور)

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): شکریہ میدم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل حکیم صاحب، پلیز۔

وزیر زراعت: شکریہ میدم سپیکر، دا زمونب خور لور ده، او سدا خوند نه کوی چې مونږه زنانہ ته دغسې جواب ورکرو او زمونب پښتو، زمونب روایات، زمونب رواج، خنپی خبرې خوند نه کوی چې په دغه رنگ او په دې مشرانو، او په دې صوبائی جرګه کښې د هغې جوابونه ورکرو خو بهر حال زمونب خو زړه غوښتل چې اول عدنان خان ته جواب ورکرو څکه چې یو هفتہ مخکښې مونږ ته ئې ډیر غټ پیغورونه راکړي وو او د خوشحال بابا شعروونه ئې راته هم او وئیل چې تاسو بنکاره خبرې نه کوئ، پېټې پېټې خبرې کوئ او په اشارو کښې ئې کوئ، خو مونږ دا ورته وايو چې دا سې شه خبره نشته، دا زمونب د پاکستان تحریک انصاف چې خومره ملکری دی، ایم پی اے صاحبان او د کابینې والا صاحبان چې کوم دی، هغوي خودیر بنکاره خکاره خبرې ورته او کړلې او زه عدنان خان ته وايم چې ماته د دې خپل بابا والا شعروونه او وايه نو زمونب والا هم وائرہ، خود سے خو

اوں نشته دے چې چرتہ لا ردے ؟ احمد صاحب به ان شاء اللہ هغه خبره ورته اورسوی،
نووائی:

زه خوشحال کمزورے نه یم چې به ڈر کرم

په بنکاره نعرې وهم چې خله ئې را کړه

ئکه چې زه د عدنان خان نه دا پینتنه کوم چې دے ما ته وائی چې د منظور پشتون عدالت
ته تاسو ټول راشئ، بالکل منظوره ده خو مونږ دا وايو چې عدنان خان لپو د خپلو مشرانو
سره هم پینتنه او کړه چې د پشتون عدالت لا لکیدلے نه دے او تاسو مشرانو د هغې باره
کښې یوه بیانیه جاري کړله چې دا ملک بیلوي، نو اوں مونږ د ستاسو د عوت او منو او
که د هغه مشرانو، د ستاسو مشرانو خبره او منو، چې کومه خبره تهیک ده؟ میدم سپیکر،
اصل مسئلہ یه ہے کہ ہم ان سب کے احساسات کو قدر کی نگاه سے دیکھتے ہیں کہ جتنی بھی ادھر باتیں ہوئی ہیں، اب اگر
ہم ماضی میں جائیں تو ماضی میں ہم یہ لازمی پوچھیں گے کہ بھئی! یہ پرانی جنگوں کو لانے والے کون تھے؟ اور پھر
ساتھ ساتھ یہ پرانی جنگوں کو Support کرنے والے کون تھے؟ اور ان کو چادر چار دیواری کس نے Provide کی،
ان کو چھت کس نے دی؟ ان کے حق میں فتوے کس نے جاري کئے؟ تو پھر ہم اسی کے دہائی والی باتیں لازمی پوچھیں
گے کہ اگر آج یہ لوگ ہمیں طعنہ دیتے ہیں تو ہم بھی ان سے یہ سوال کرتے ہیں کہ بابا! یہ پرانی جنگوں کو اسی کی دہائی
میں لا کر پچھلے چالیں پینٹا لیں سال سے ہماری قوم کا استحصال ہو رہا ہے، ایک قسم کی نسل کشی جاري ہے، تو اس کا
بھی سوال لازمی ہم عدنان خان اور ان کے قائدین سے کریں گے اور جہاں تک اپوزیشن لیڈر کی بات ہے کہ جب
انہوں نے کہا کہ آپ کا سی ایم افغانستان سے کس حیثیت میں بات کرنا چاہتا ہے؟ لیکن ان کو شاید احساس نہیں کہ
ہمارے سی ایم علی خان نے ایپکس کمیٹی میں صرف یہ بات نہیں کی تھی کہ میں افغانستان سے بات کرنا چاہتا ہوں،
سب سے زیادہ انہوں نے منت سماجت کی کہ بھئی! ہمارے لوگ مر رہے ہیں، ہمارے صوبے میں خون کی ہوئی
کھلی جا رہی ہے اور پچھلے چالیں پینٹا لیں سال سے، ابھی میں اقتدار میں ہوں، میں جب ان کو دیکھتا ہوں تو مجھے
دکھ ہوتا ہے، درد ہوتا ہے، وہ کہتا ہے نال کہ:

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھرنہ آئے کیوں

روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں

توجب بار بار ان کو کامایا، سوال، منت زاری کئے، بابا! اٹھوا افغانستان سے بات کر لو کیونکہ ہماری حکومت کا، ریاست
کا یہ بیانیہ ہے، یہ ساری دہشتگردی افغانستان سے ہو رہی ہے، تو پھر وزیر اعلیٰ علی امین خان نے اسی بنیاد پر ان سے
بات کی کہ افغانستان سے جا کر بات کرلو، تو ابھی اعتراض کس بات پر ہے؟ لیکن خواجه آصف جس طریقے سے بات کر
رہا تھا، کبھی اسمبلی کے Floor پر کھڑا ہو کر، کبھی میدیا کے سامنے اور جس طریقے سے اس چیز کو اچھا رہا تھا کہ ایسا
جس طرح ایک پوری ہم نے صوبائی حکومت ان کے حوالے کر دی یا افغانستان میں چلے گئے، یا ہم نے ریاستی حدود

عور کر دیں لیکن خواجہ آصف کو یہ احساس تک نہیں کہ اس موضوع پر بھی بات کر لیں کہ یہ افغانستان سے بات کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں، وزیر اعلیٰ نے تو منت کی ہے کہ بھئی! بات کرو، آپ کا بیانیہ یہی ہے کہ ساری دہشتگردی افغانستان سے ہو رہی ہے تو پھر افغانستان سے بات کرنے میں کیا ایسا حرج ہے، کیا مسئلہ در پیش ہے آپ کو؟ اور پھر جماں تک ان کی بات ہوئی کہ آپ کا قائد کہتا ہے کہ میں اسٹیبلشمنٹ کے علاوہ کسی سیاسی قوت سے بات نہیں کروں گا تو بابا! کونسی سیاسی قوت سے ہم بات کریں؟ آپ تو کہتے ہیں کہ ہم با اختیار ہیں، آپ کا قائد سر عام میڈیا پر ساری قوم کے سامنے کہتا ہے کہ "پشتوں بیوقوف عوام ہیں" جتنے بھی پشتوں ہیں، یہ بیوقوف ہیں، یہ اس نے سر عام کما ہوا ہے جناب سپیکر، ایک قائد ہمارے بارے میں ایسا کہتا ہے، وہ اس کی کوئی وجہات ہوتی ہیں، اگر نون لیگ کے اس قائد نے کوئی بھی بات کی پوری زندگی میں، تو ایک ہی سچ بولا ہے، وہ یہ بولا ہے کہ ہم بیوقوف ہیں، کیوں میڈم، وہ اس لئے کہ اس کے پاس اس بات کے Valid arguments ہیں، ہم ہمیشہ استعمال ہوئے ہیں، پشتوں ہمیشہ ہمیشہ استعمال ہوا ہے، خود کش ہم بنے ہیں، دہشتگرد ہم بنے ہیں، غدار ہم بنے ہیں، مجہد ہم بنے ہیں، طالب ہم بنے ہیں، کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جب ریاست نے ماں گا اور ہم نہیں بنے ہیں، تو اس سے بڑا بیوقوف کون ہو سکتا ہے؟ تو اس نے سچ بات کی کیونکہ اس کے آقانے یہ جنگ پر اپنی جنگ لا کر ہم پر مسلط کی اور اس وقت ان کا قائد جو ہے یہ ان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ میڈم سپیکر، اس وقت سے ہم مر رہے ہیں اور ہمارا کوئی پر سان حال نہیں ہے اور جب ہم کہتے ہیں کہ بات کرو تو اس پر بھی اعتراض ہے، اس کی بیٹھی نے پشتوں کو سر عام دہشتگرد کہا ہے اور اگر اتنی باتیں ہماری فوج کے خلاف، ہمارے ادارے کے خلاف اور یہ آئی ایس ایف کے خلاف جتنی باتیں نواز شریف نے، مریم نواز نے اور خواجہ آصف نے کی ہیں، اگر پانچ فیصد بھی یہ باتیں ہم کر لیتے، ہمارے صوبے کا کوئی لیدر کرتا یا تحریک انصاف کا کوئی لیدر کرتا، تو ابھی تک اس کو پھانسی ہو چکی ہوتی یا پھر وہ تاحیات جیل میں ہوتا یا کم از کم غائب ہو جاتا، لیکن میڈم سپیکر، ان کو شرم و حیا ہی نہیں ہے کہ جس طریقے سے یہ بات کر رہے ہیں اور ہمارے اداروں کو بھی اس کا احساس ہی نہیں ہے کہ یہ لوگ ہیں جو فوج کو بدنام کرتے ہیں، جو اداروں کو بدنام کرتے ہیں، اپنے مقاصد کیلئے استعمال کرتے ہیں، جس طرح ہم استعمال ہوئے ہیں، اسی طرح فوج اور فوج کے ادارے بھی استعمال ہو گئے ہیں، ان مانیا کے ہاتھوں استعمال ہوئے ہیں اور پھر گھہ کیا کرتے ہیں کہ یہ غدار، یہ فلاں، یہ فلاں، مختلف ناموں سے ہمیں پکارتے ہیں۔ میڈم سپیکر، ہم کبھی بھی ایسی بات نہیں کرنا چاہتے جس کی وجہ سے ہمارے اوپر یہ الزام لگ جائے کہ خدا نخواستہ ہم اس ملک کی ریاست کو چیلنج کر رہے ہیں۔ آپ میڈم سپیکر، اگر دیکھ لیں، جتنی بھی ہماری قوم پر سرت جماعتیں ہیں، جتنی بھی ہیں، ہماری ہر قوم پر سرت جماعت نے آزاد پختونستان کی لنگی کی ہے، ہر قوم پر سرت جماعت نے، اور اس صوبے میں جتنی بھی سیاسی تحریکیں ہیں، کسی نے بھی آزاد پختونستان یا آزاد ریاست کی بات نہیں کی اور سب سے زیادہ بات یہ ہماری اسٹیبلشمنٹ کرتی ہے کیونکہ اور کوئی Justification رہ نہیں گیا، ایسا کوئی ہا ہو جس سے ہمیں وہ غدار ٹھہرائے یا ہم مجرم ٹھہرائے کیونکہ ہم محب الوطن پاکستانی ہیں، یہ واحد ایک چیز رہ گئی ہے کہ وہ کبھی ہمیں آزاد ریاست کے نام پر، کبھی ریاست سے غداری کے نام پر، کسی نہ کسی بمانے

ہمیں مجرم ٹھہر ادیتی ہے۔ میدم سپیکر، اس کی روک تھام ہونی چاہیئے، میرے جتنے بھی معزز ارکین ہیں، ان سب نے بات کی کہ سیاسی ماحول میں اور سیاسی بات چیت میں ہماری فوج کا کردار ہے لیکن انہوں نے اس چیز کو Highlight نہیں کیا جس کو میں کر رہا ہوں کہ ہمارے صوبے میں جتنے بھی حالات بنے ہیں، ان سب حالات کے ذمہ دار ہمارے ادارے ہیں، اگر یہ اتنے Strong ہوتے تو کبھی ہمارے یہ حالات نہ بننے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، ہماری جانوں کو کبھی بھی قیمتی نہیں سمجھا جا رہا ہے، ہمیں ہر جگہ پر مارا جا رہا ہے، مختلف ناموں پر مارا جا رہا ہے، جب ضرورت پڑی ہم نے جما کیا، جب ضرورت پڑی تو پھر ہم خود کش بھی بنے، ہماری (80) اسی ہزار جانیں چلی گئیں۔ یکم جنوری 2010 کو گاؤں شاہ حسن خیل کی مردوں میں ایک خود کش آتا ہے، گاؤں کے عین وسط میں، والی بال کا تیج ہو رہا ہوتا ہے اور اس میں ایک سوانح جانیں چلی گئیں، یہ غریب لوگ تھے، یہ وہ غریب لوگ تھے جو پاکستان پر اپنی جانیں نچادر کرتے تھے میدم سپیکر، وہ لوگ لقمانِ اجل بن گئے اور یہ سارے کلمہ پڑھنے والے تھے اور سارے پاکستانی تھے اور افسوس کی بات کہ جس نے خود کش کیا، وہ بھی غالباً گلہ پڑھنے والا تھا اور اسی طرح پھر 16 دسمبر 2014 کو جو ہوا اپنے ایس APS میں، اور اسی طرح باجوڑ میں اور اسی طرح یہ ہر جگہ پر وہ کہتے ہیں ناں:

۔۔۔
چمن کبپی دھما کپی دی با جو پر په وینو سور ۵
پہ وانا کبپی دھما کپی دی بنو گل پہ وینو سور ۵

یہ ساری زندگی ہم لا شیں، ہی پچھلے چالیس سینتالیس سالوں سے اٹھا رہے ہیں۔ میدم سپیکر، اس کی کوئی روک تھام ہونی چاہیئے، یہ جب تک ہم اس کو گام نہیں دیں گے، جب تک ادارے ہم اس بات پر راضی نہ کریں، اس بات پر ہم ان کو بخنا نہ لیں کہ بابا! لب اب ختم ہو گیا، یہ جو فارم سینتالیس والی حکومت ہے، ہمارے قائد حزب اختلاف اور خواجہ آصف جو اپنے آپ کو بڑائیں مار خان سمجھتے ہیں، تو خواجہ آصف سے میں پوچھتا ہوں، ہمیں طعنہ دیا جا رہا ہے کہ بنوں میں پولیس، کلی میں پولیس، وہ دھرنے پر بیٹھی ہوئی ہے، ہم تو کہتے ہیں کہ اپنے آپ کو کہتے ہیں کہ ہم بڑے زور والے، بڑے طاقت والے اور خود مختار اور اختیار والے وزیر اعظم ہیں، تو میں اس باختیار وزیر اعظم کو کہتا ہوں کہ کلی پولیس کو جس نے باہر روڑوں پر بٹھایا ہے، اسی کو کہہ دیں کہ اس کو روڑوں سے اٹھا لیں، ہم نہیں ہیں ان کو روڑوں پر بخنا نے والے، ہم نے بنوں پولیس کو بھی روڑوں پر نہیں بٹھایا ہے، جس نے بٹھایا ہے وہ اس کو اٹھائے، اگر اس کے پاس اختیار ہے، ہم تو کہتے ہیں کہ بابا! تمہارے پاس کوئی اختیار ہی نہیں ہے، فارم سینتالیس کی جعلی حکومت اور اسی طرح تم چلتے رہو گے اور جب تک وہ چاہے لیکن میدم سپیکر، ان تمام لوگوں کا، جو فارم سینتالیس والی وفاقی حکومت ہے، ان کا ایک ہی کام ہے کہ کسی طریقے سے ہمیں نیست و نابود کر دے، خواہ ہمارے وہ تحریک انصاف والے ہیں یا حقوق مانگنے والے ہیں۔ میدم سپیکر، یہاں پر حق مانگنا اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالنے کے مترادف ہے، اگر آپ اپنا حق مانگیں گے تو پھر آپ اسلام آباد میں بھی محفوظ نہیں ہیں اور اگر آپ اپنا حق چھوڑ دیں ان کیلئے اور آپ اپنا حق نہیں مانگیں گے تو پھر آپ وزیرستان میں بھی محفوظ ہیں، بلوچستان میں بھی محفوظ ہیں۔

میدم سپیکر، اگر آپ نے زندگی جینی ہے تو پھر آپ نے اسٹیبلشمنٹ کی مرضی کا سیاسی لباس پہنانا ہے، اگر آپ اسٹیبلشمنٹ کی مرضی کا سیاسی لباس نہیں پہننیں گے تو آپ اسلام آباد، راولپنڈی اور لاہور میں بھی محفوظ نہیں ہیں، آپ جو ہیں نال پھر وزیرستان میں بھی محفوظ نہیں ہیں، تو یہ سارا سسٹم جو چل رہا ہے، یہ سارا سسٹم Hijack ہے۔ میدم سپیکر، اب اس سسٹم کو ہم نے ٹھیک کرنا ہے، یہ کیا بات ہوئی کہ ہمیں کما جا رہا ہے کہ آپ لوگ فوج کے خلاف کیوں؟ بابا! ہم فوج کے خلاف نہیں بول رہے ہیں، نہ ہم اداروں کے خلاف بول رہے ہیں، ہم شخصیت کے خلاف بات کر رہے ہیں، ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم سب سے پہلے اور سب سے زیادہ پاکستان تحریک انصاف فوج کو Support کرتی ہے، ہر فوجی کو Support کرتی ہے اور ہر اس فوجی کو Support کرتی ہے جو بارڈ پر اپنی جانیں دیتے ہیں، جو دہشت گردی کے خلاف Frontline پر لڑ رہے ہیں (تالیاں) لیکن ہم ہمیشہ اس چیز کی نفی کریں گے جو آئین میں اور جو قانون میں لکھا ہے، اس سے جو بھی دائیں بائیں جائے گا، ہم ٹھیک ٹھاک اس کے خلاف آواز بھی اٹھائیں گے، نام بھی لیں گے اور بتائیں گے بھی، یہ ہماری ذمہ داری ہے، یہ ہماری اخلاقی ذمہ داری ہے، اس سے ہم نے کبھی روگرانی نہیں کرنی۔ یہ بہت بڑا جرگہ جو ہورہا ہے یہاں پر، یہ جو اسلامی بیٹھی ہوئی ہے میدم سپیکر، یہ اس لئے نہیں بیٹھی کہ ادھر ہم نے صرف بیٹھنا ہے اور ادھر اجلاس کر کے پھر چلے جانا ہے، ہم نے جو اپنی قوم کی ترجمانی کرنی ہے، ہمارے عوام کیا سوچ رہے ہیں، ہمارے عوام ہم سے یہ مطالبة کر رہی ہے کہ ہماری ترجمانی کی جائے، ترجمانی یہ کہ حقیقی معنوں میں جمورویت کی بجائی اور ہمیں یہ طعنے دیئے جا رہے ہیں اور اچھا ہوا کہ میدم ثوبیہ نے اپنے اس کی نفی کردی حالانکہ یہ بات نہیں ہوئی تھی، خواجہ آصف کی باتیں ریکارڈ پر ہیں، راناشاء اللہ کی باتیں ریکارڈ پر ہیں، یہ سب پنجاب کے لیڈرز ہیں، سب کی باتیں ریکارڈ پر ہیں کہ انہوں نے کما تھا کہ تم اٹک پار آ کر دکھاؤ تو ہم ہمیں مان لیں گے، یہ کیا بات ہوئی، بھائی! ہم پاکستانی شری ہیں، میں اٹک پار جاؤں یا دھر آ جاؤں یا لاہور جاؤں یا سیالکوٹ جاؤں، جدھر بھی جاؤں میں جاؤں گا، میں نے جدھر بھی سیاسی قوت دکھانی ہے، میں جاؤں گا، دکھا وں گا اور پھر این اوں والی توبات ہی نہیں ہوئی تھی لیکن میدم سپیکر، یہ ان کا قصور نہیں ہے، یہ ایک Mind set ہوا ہے کہ جب ہم پشتو نخوا سے جاتے ہیں تو پھر ہمیں ہمیشہ یہی کہا جاتا ہے اور ہمیں دوسرے اس لئے کہتے ہیں کہ ایک ریاست دو دستور، یہ والی بات مزید نہیں چلے گی کہ ہمیں جو ہیں نال پاکستانی شری منوانے کیلئے ہمیں سرٹیفیکٹ لینا ہوتا ہے کہ ہم پاکستان کے وفادار ہیں لیکن ایسی وفاداری کب ثابت ہوگی؟ ہم مر مر کر، مر مر کر ابھی تک اپنی وفاداری ثابت نہیں کر سکے۔ میدم سپیکر، یہ پورا ڈیورنڈ لائن ہم نے سنبھالا ہوا ہے، پشتو نون نے سنبھالا ہوا ہے اور یہ چترال سے لے کر یہ ادھر تک جائیں، اگر ہم حق کی بات کریں تو ہماری اوپ سزا کیں کون مسلط کرتے ہیں؟ ہمارے سارے تجارتی راستے بند، ہمارا طور خم بند، غلام خان بند، ہمارا انگور اڈہ بند، چمن بند، ناویاں بند، ہمیں کوئی تجارت کرنے بھی نہیں دیتا لیکن وہ ہندوستان جو ہمارے پیچھے ازل سے لگا ہوا ہے، جو ہمیں حینے نہیں دیتا، ہماری سالمیت اور ہماری ریاست کو مانتا ہی نہیں ہے اور ان کے ساتھ وہ راستہ کھلا ہوا ہے، حالانکہ ہر شام کو Ceremony ہوتی ہے، گیٹ بند کر دیتے ہیں لیکن تجارت پھر بھی چل رہی ہوتی ہے اور فواد چودھری نے ٹھیک بیان دیا تھا، انہوں نے کما تھا

کہ ہمارا یہ پنجاب اور وہ پنجاب ایک ہی ہیں، تو ہم کہتے ہیں کہ اگر کسی نے سچ بات کی ہو تو اس کو مانا جائیے، ہم جو یہ ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، یہ سارے پشتوں جو ادھر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میدم سپیکر، یہ سب کو آواز اٹھانا ہوگی اور ان سب کو پتہ ہونا چاہیے، ان کے دل میں یہ بات بیٹھ جانی چاہیے کہ پشتوں نے جب شاہ شجاع افغان کو نہیں بختنا غداری پڑھ، تو پھر یہ ہمیں بھی یہ عوام نہیں بخشنیں گے۔ ہمارا دین اور ایمان ہے کہ ہم نے اپنی روایات کو اور اپنی زبان کو ٹھیک ٹھاک آگے لے کر جانا ہے، اگر ہم نہیں لے کر جائیں گے تو قوم ہمیں نہیں چھوڑے گی۔ میدم سپیکر، ہمارے کچھ ایسے مسائل ہیں، آپ دیکھیں کہ اتنی باتیں ہم نے کی ہیں، اتنی زیادہ، اب جن کے بارے میں یہ بات ہو رہی ہے، مجھے نہیں پتہ کہ وہ سن رہے ہیں کہ سن بھی نہیں رہے ہیں؟ اگر سن رہے ہیں تو ان سنی کر رہے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ:

پتابابو ثابو ثاحال ہمارا جانے ہے

جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باع غ تو سارا جانے ہے

پوری دنیا کو پتہ ہے کہ پاکستان میں کیا ہو رہا ہے؟ اور یہ کس کی حاکیت چل رہی ہے؟ کس کا قانون چل رہا ہے؟ کس کا ڈنڈا چل رہا ہے؟ یہ یعنی میں نون لیگ والے، یہ ویسے ہی، ابھی نثار باز خان بیٹھا نہیں ہے، اچھا نہیں لکھا لیکن میں اس کو یاد دلاؤں کے پچھلے دنوں انہوں نے تقریر کی اور ہمیں کہا کہ ایک قسم کا اس نے ہم پر طنز کیا اور کہہ رہا تھا کہ بابا! ہم نے تو جو امند منٹس ہو رہی ہیں اس میں ساتھ نہیں دیا ہے، احمد کندھی صاحب ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، میں صرف ان کو یاد دلاؤں کہ نثار باز خان، آپ ہماری جان ہیں، ہمارے گر ہیں لیکن حقیقت بدلتی نہیں سکتی، آپ اپنے قائد کی وہ تقریر سن لیں جب زرداری صاحب نے کہا کہ ہم امند منٹس کا ساتھ دیں گے، تو پھر انہوں نے بھی بیان دیا کہ ہم دیں گے، جب پیپلز پارٹی نے Reverse لگایا، تو پھر انہوں نے بھی Main جو مسئلہ تھا، ابھی آپ یقین کریں کہ میں ہیں، آپ اپنے اختیار میں نہیں ہیں، آپ جب اختیار میں ہوں گے تو ہمیں پتہ چل جائے گا، پوری دنیا کو پتہ چل جائے گا کہ اختیار میں کون ہے اور کون نہیں ہے؟ میدم سپیکر، ہمارا جو Provide کرنا ہوتی ہے، جتنے بھی ہمارے کرک میں جو آئین کے مطابق پنج کلومیٹر Radius میں آپ نے گیس Inhabitants ہوتے ہیں اور ادھر آج تک کوئی پندرہ بیس سال ہو گئے ہیں کہ انہوں نے گیس کی صوبائی ہے، ادھر تو وفاقی حکومت کی وہ Writ چلتی ہے۔ تو میدم سپیکر، یہ ہمارا حال ہے، ہم سے کوئی پوچھتا تک نہیں ہے، ایسا نہ ہو کہ ہمارے حالات اس نجح پر چلے جائیں کہ پھر ہمیں کنٹرول کرنے والا کوئی نہیں ہو گا، یہ ہم دھمکی نہیں دے رہے ہیں، یہ عوام کا مزار بtar ہے ہیں کہ عوام نے ایسے اٹھنا ہے پھر کہ ان کو سنبھالنے والا کوئی نہیں ہو گا، ہمیں ہمیشہ جتنے بھی پختو نخوا کے عوام ہیں، اپنے اخلاص نے مارا ہے، ہمارا اخلاص ہے اس ملک کے ساتھ، ہم ریاست کیلئے جان پچاہو کرنے والے ہیں لیکن ایسا لگ رہا ہے کہ حالات اس نجح پر پختو نخوا کے کہ ہم آگ کی طرح ایسے ہی

جل جائیں گے کہ پھر ہم نہ ریاست کے کام آئیں گے، نہ ریاست ہمارے کام آئے گی کیونکہ اس نجح پر لانے والے کوں ہیں کہ ہمیں اپنے حقوق سے جو ہیں ناہ کر لیں۔ اب جب میدم سپیکر، ایک دارالخلافہ سے طاہر داؤڑ کی لاش جاتی ہے آگے میر علی میں اور پھر کچھ عرصے کے بعد ایک اور لاش گیلہ من وزیر کی جاتی ہے، اسی علاقے میں لوگ کیا سوچیں گے ہمارے بارے میں، اور ریاست کے بارے میں وہ لوگ کیا سوچیں گے؟ تو پھر تو وہ یہ شعر لازمی پڑھیں گے:

د پشتنو په قتل عام خاموش ملک او ملا
د پشتنو په قتل عام خاموش ملک او ملا
له تاسو د و مرہ گیلہ من یمه چې حد نه لرى

(تالیاں)

میدم سپیکر، پھر لوگ بد دعائیں دیں گے، کیسے بد دعائیں دیں گے، ان لوگوں کے اشعار پڑھیں گے جو ان لوگوں کی لاشیں ہم نے ادھر بھجوائی ہیں، ہمیں معاف کرنے والا کوئی نہیں ہو گا اور ایسی بد دعائیں لگتی ہیں:

د چا په کور کښې چې چغار وی د یتیم د ژړا
د چا په کور کښې چې چغار وی د یتیم د ژړا
د کوم کوم نسل به په زړه باندې اختر او لګي

میدم، یہ حقیقت ہے۔

زما سینه کښې د خنجر په ډوییدو خوشحال وو
رب ته مې سوال دے چې په تاسو دا خنجر او لګي
د ظلم خوند به در معلوم شی چې ظالمه کله
چې ستا بچے چرتہ په لاس د زور آور او لګي
رب ته مې سوال دے چې په تاسو دا خنجر او لګي
د ظلم خوند به در معلوم شی چې ظالمه کله
چې ستا بچے چرتہ په لاس د زور آور او لګي

(تالیاں)

میدم سپیکر، یہ باتیں لوگوں کے دل میں اور یہ اشعار لوگوں کے دل میں تیر کئے جا رہے ہیں اور ہمارے وزیر اعلیٰ خان نے ان کے بقول جو ہمیں بار بار نثار باز اور عدنان یہ لوگ دعوت دیتے ہیں، پشتوں عدالت کی بات بتا رہے ہیں، ہمارے وزیر اعلیٰ سردار اعلیٰ خان نے پہلے ہی سے انتباہ کیا ہے، Open دعوت دی ہے کہ آئیں ہمارے ساتھ بات کریں، جو مسئلے ہم حل کر سکیں گے، ہم ادھر ہی ہم اس کا آرڈر صادر کریں گے، ہم نے کبھی ایسی باتوں پر، قوم کے حقوق پر، یہ وزیر اعلیٰ اس لئے نہیں بنا کر اقتدار پر بیٹھا رہے اور تماشہ دیکھتا رہے کہ لوگوں کا قتل عام ہوا اور یہ خاموش بیٹھے رہیں، کیوں؟ کیونکہ ہمارے قائد کا Vision ہے کہ ہم سب اس لئے ادھر آئے ہوئے ہیں کہ ہم

اپنے ملک کی، اپنی قوم کی صحیح معنوں میں ایک ترجیحی بھی کریں اور خدمت بھی کریں، آئین اور قانون کے دائرے کے اندر۔ میدم سپیکر، بہت ساری باتیں ہیں لیکن آپ لوگ کہتے ہیں، آخر میں ایک شعر پڑھتا ہوں، اسی پر میں اختتام کرتا ہوں اور اس کو دھمکی بھی نہ سمجھا جائے، اس کو دل میں بھالیا جائے کہ حالاتِ ماں پکھچیں گے، تو ہم نے کرنا کیا ہے؟

ـ تہ دی خپل زور او غرور دوا پردہ سر تہ اور سوا
کہ مبی درپہ سر نہ کرل بیا پستون به نہ یم

(تالیاں)

(اذان مغرب)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فوج ہمارا اٹا شہ ہے، چند افراد اپنے عزائم سیاسی مقصد کیلئے استعمال کر رہے ہیں، ہم غیر سیاسی فوج کو سلام پیش کرتے ہیں۔ مسٹر احسان اللہ خان صاحب، صرف دو منٹ Only two minutes please۔ مسٹر احسان اللہ خان صاحب۔

جانب احسان اللہ خان: بِسْمِ اللَّهِ الْأَكْرَمِ حَمْدُهُ وَسَلَامُهُ وَرَحْمَةُهُ وَبَرَّهُ وَلَهُ الْحَمْدُ
بات کو منقصر کروں گا، پچھلے ہفتہ میں اجلاس میں مصروفیت کی وجہ سے نہیں آ کا اور مجھے لگا شاید بہت ایجاد ہو گا اجلاس کا یا میں نے کچھ بڑا Miss کر لیا ہے، تو میں انتظار کر رہا تھا کہ کل میرے سوالات آئیں گے، کل کوئی ہم نے جو توجہ دلاؤ نو شریعہ کرائے ہوئے ہیں، کل آئیں گے لیکن بد قسمتی سے وہ دن گزرتے گئے اور آج تو مجھے قوی امید تھی کہ کوئی ایجاد ہا جاری ہو گا عوام کے مفاد کا، لیکن بد قسمتی سے آج بھی وہی رو نادھونا اور وہی ایک جو ہے ناں ایک راگ الائپی جاری ہے جو ہم پچھلے دو ہفتوں سے سن رہے ہیں۔ تو میدم سپیکر، میں جب نیاز آیا اور میں نے ماں پر اسمبلی میں ماحول دیکھا تو میں نے ایک اپنی لکھی ہوئی نظم پڑھی جس کا ایک شعر میں آج دوبارہ سناؤں گا کہ:
ـ ایوان میں بیٹھے اے لوگو یہ بھول نہ جانا ہم بھی ہیں
ـ یہ ہم سے لوگ کہہ رہے ہیں۔

ـ ایوان میں بیٹھے اے لوگو یہ بھول نہ جانا ہم بھی ہیں

آپس کے ان جھگڑوں میں کہیں رو ند نہ دینا ہم بھی ہیں

ـ اقتدار کی ہوس مٹاو تم ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں

پر روٹی کی تلاش میں بھوکے بیٹھے ہم بھی ہیں

ـ انا کے بت بنانے میں حاصل تکمیل کی تم کو مگر

صرف مٹی کے پتلے نہیں دل رکھنے والے ہم بھی ہیں

(تالیاں)

میدم سپیکر، یہ چند ایک اشعار تھے، لوگ ہم سے یہ موقع کرتے ہیں کہ جب ہم ہماں پر آئیں گے، تو ان کے مفاد کی بات کریں گے، ان کی جو تکالیف ہیں، ان کو بیان کریں گے لیکن بد قسمتی سے ہماں پر جوان کے آپس کے جھگڑے ہیں یا جو اقتدار کی ہوس ہے، میں اس کو کہوں گا کہ یہ ساری جنگ اقتدار کی ہے کہ آپ ان کا Favoritism چھوڑیں، ہم آپ کے Favorite بن جائیں تو اس پھر اللہ خیر صلہ، پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اس حد تک تو ہم ان کے ساتھ ہیں کہ ہر اورے کو اپنی اپنی حدود میں کام کرنا چاہیے اور یہ ہر پکتنا فی کا موقف ہے، ہمارا قانون بھی یہ کہنا ہے کل ان شاء اللہ ہمارے پاریمانی لیڈر جناب احمد کنڈی صاحب بھی ہماری پارٹی کی طرف سے موقف ہماں پر پیش کریں گے لیکن میدم سپیکر، پچھلے ایک دو ہفتوں سے نہماں پر عوامی مفاد کی کوئی بات کی گئی ہے، حالانکہ جس قدر Delivery کا فقدان ہے اس صوبے میں، یقین جانیں پچھلے ہفتے ایک ایم بر جنسی کیس تھا، میں ڈی آئی خان ٹرام سنٹر گیا، ہمارے وزیر اعلیٰ علی امین خان کے گھر کے بالکل سامنے جو واقع ہے اور اس ٹرام سنٹر میں میدم سپیکر، آپ کی توجہ چاہوں گا، یہ بہت ایک اہم مسئلہ ہے، اس ٹرام سنٹر میں ایک دن میں جو Patients کتنے ہیں؟ چالیس تعداد 1132 تھی اور جو اس دن جو Admissions ہے وہ تھے 329 اور وہاں پر Total beds کتنے ہیں؟ چالیس Beds ہیں، ایک ٹرام سنٹر جو صرف ڈی آئی خان اتنا بڑا مصلح ہے جس کی پانچ حصیں ہیں بلکہ ٹانک بھی اور اور سارے لوگ وانا تک ہماں آتے ہیں، اس ٹرام سنٹر میں آتے ہیں، وہاں پر Periphery کتنی ہے؟ چالیس Beds، اگر ہم باقی مریضوں کو چھوڑ دیں اور 329 مریضوں کو صرف ہم Count کریں اور چالیس ہوں اور یقین جانیں میں نے وہاں پر ویڈیوز بھی بنوائی ہیں، دو مریض پاؤں کی سانکڑ پر بیٹھے ہوئے تھے، 'سریں'، مریض جو تھے اور دو دوہ سر کی سانکڑ پر Bed کے اوپر بیٹھے ہوئے تھے، ان کے لیٹنے کی جگہ نہیں تھی، تو وہ حکومت جو تعلیمی ایم بر جنسی کے نعرے لگاتی رہی ہے، تیرہ سال سے آپ لوگوں کی حکومت ہے اس صوبے میں، تقریباً تیرہ سال ہونے والے ہیں، تعلیمی ایم بر جنسی کے آپ لوگوں نے نعرے لگائے، ہیئتھ میں انقلاب لانے کے آپ لوگوں نے نعرے لگائے لیکن بد قسمتی سے آج ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب ہیں جو اتنے بڑے بڑے بلند و بانگ دعوے کرتے ہیں، یہ ان کے گھر کے سامنے واقع ہے، سامنے بالکل واقع ہے ٹرام سنٹر، اور وہاں پر 329 مریضوں کیلئے دن کا، صرف دن کا Admission ہواں پر صرف چالیس Beds ہیں۔ لب میدم، یہ صرف آخری بات کیونکہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب ہماں پر نہیں، جس طرح سجاد صاحب کہہ رہے تھے کہ ہم جن کیلئے باتیں کر رہے ہیں وہ تو شاید پتہ نہیں ہماری سن رہے کہ نہیں سن رہے؟ ہم بھی اس طرح بولتے رہتے ہیں، مجھے نہیں لگتا کہ حکومت کے کان پر کوئی جوں تک رینگتی ہے، سکولوں کی حالت دیکھ لیں میدم، میرے حلے میں اس وقت تقریباً سکولوں میں سے ٹیچر ز غائب ہیں، نہیں ہیں وہاں پر ٹیچر ز، جو Out of school children Statistics دیکھ لیں وہ بڑھ چکے ہیں، Out of school children ہمارے ڈی آئی خان میں جو ابھی نے سکول بنانے جا رہی ہے آپ کی حکومت، جو Rented building میں سکول بننے ہیں، وہ سارے کے سارے ایک ایسے حلے میں بنائے جا رہے جماں Already تعلیم کی شرح بہت زیادہ ہے، تو تعلیم پر اور صحت پر، ان چیزوں پر اگر آپ سیاست

کریں گے تو آپ ادھر جس چیز کے انقلاب کے نعرے لگاتے ہیں، اگر یہ حال ہو گا اور سی ایم صاحب کا اپنا ضلع اور آپ پورے پاکستان کو ٹھیک کرنے چلے ہیں اور پورے پاکستان کے اداروں کو ٹھیک کرنے چلے ہیں، تو یہ بد قسمتی ہمارے پورے صوبے کی نہیں، پورے ہمارے عوام کی ہے کیونکہ اب گورنمنٹ پیٹی آئی کی ہے لیکن ماہ پر اس نے پورے ہمارے پورے صوبے کو دیکھنا ہے، ادھر اور بھی پارٹیز کے لوگ رہ رہے ہیں۔ تو میدم، میں یہ حکومت سے دست بدستہ ریکویسٹ کروں گا کہ دیکھیں، یہ باقی اچھی ہیں، ہم بھی اس حد تک آپ کے ساتھ ہیں کہ ہر ادارے کو اپنی اپنی حدود میں رہ کر کام کرنا چاہیئے، ہمارا قانون بھی یہی کہتا ہے لیکن یہ فورم اس لئے نہیں ہے، یہاں ہم عوام کی فلاح کی بات کریں، آپ اپنی Delivery بیان کریں، ہم نے اتنے سوالات کا اتنا ڈھیر لگایا ہوا ہے، روز جواب کے انتظار میں ہوتا ہوں کہ آج مجھے جوابات آئیں گے، ایجنسڈا ہی نہیں ہے، عوامی مفاد کا جواب ایجنسڈا ہے، وہی اسمبلی میں نہیں آ رہا ہے۔ تو خدار ایجنسڈا لے کر آئیں، صحیح ایجنسڈا جو عوامی مفاد کا ہو، اس کو ترک کریں کیونکہ مجھے تو ایسے لگتا ہے کہ ہم خدا نخواستہ کسی آزادی کی جگہ کی طرف جا رہے ہیں جو ہمارے اس ملک میں آپ کی جماعت نے ماحول بنادیا ہے۔ بد قسمتی سے اس میں کچھ اور لوگ بھی شامل ہیں، کوئی کہتا ہے اٹک پل نہ ہو، کوئی کہتے ہیں KPK نہ ہو، مجھے بحیثیت پاکستانی ابھی کسی جماعت کے نمائندہ ہونے کے ناطے نہیں بلکہ بحیثیت پاکستانی مجھے تو خوف آتا ہے کہ یہ کہیں ہم آزادی کی تحریک تو نہیں شروع کرنے لگے، جس قسم کا رو یہ ہے۔ تو خدا نخواستہ، خدا نخواستہ اس قسم کا ماحول بنے، تو آپ اپنی Delivery پر توجہ دیں، عوام ویسے ہی آپ کے ساتھ ہو جائیں گے، آپ کو کسی کو اس طرح سے یہاں پر Forced کرنے کی یا اسمبلی میں کسی کو گالیاں نکالنے کی ضرورت نہیں ہو گی، آپ اپنی Delivery سے وہ کہتے ہیں Action speaks louder than words، آپ اپنی Delivery کو اس قدر بہتر بنائیں کہ سارے کے سارے عوام آپکے ہر موقف کے پیچھے کھڑے ہوں۔ تو میدم سپیکر، میری چند ایک گزارشات تھیں اور خدارا سی ایم صاحب تو آتے نہیں ہیں، ہم نے تو انکو کبھی یہاں پر دیکھا نہیں ہے، تو ان تک میرا یہ پیغام ضرور پہنچا دیں کہ آپکے اپنے ضلع میں ٹرامسٹر میں لوگ مر رہے ہیں، وہاں پر صرف چالیس Beds ہیں، اسکی Capacity کو Enhance کریں اور وہاں پر جو Daily Admissions کا جو ہے ہیں وہ تقریباً چار سو کے قریب ہیں، تو میرا یہ پیغام آپ نے ضرور ان تک پہنچانا ہے، وہ وہاں پر بھرتیوں میں مصروف ہیں کلاس فور کی اور ہمارے جو سننے میں آ رہا ہے کہ سارے کے سارے پیسے لے کر اور جو ہے ناں جو کچھ ہو رہا ہے، کئی Percentages لی جا رہی ہیں، تو ان تک میرا پیغام ضرور پہنچائیں، لوگوں نے ان کو بڑی عزت دی ہے، ان کو بڑا احترام دیا ہے اور ان سے Expect کرتے ہیں۔
 محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھیں کیوں احسان اللہ صاحب، تھیں کیوں۔ ان شاء اللہ ڈیل میں کل آپ ڈسکس کریں، آپ کو کل موقع دیا جائے گا۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. The sitting is adjourned till 2:00 pm, Tuesday, 24th September, 2024.